



Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

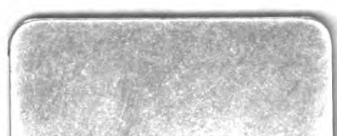
For more information see:

<http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks>



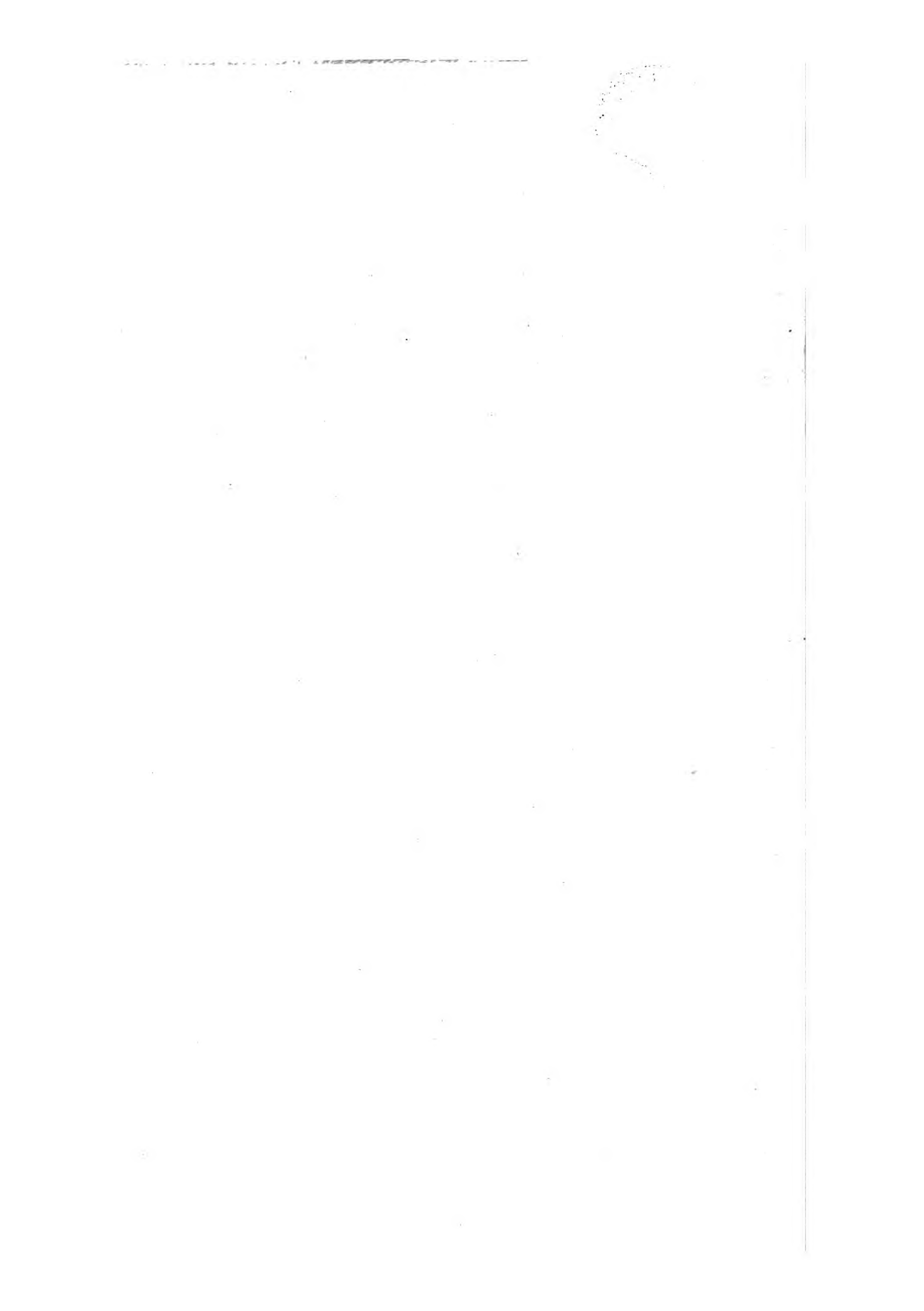
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-
ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.3.55

16.2.55





عبدالہادیہ

۳۴

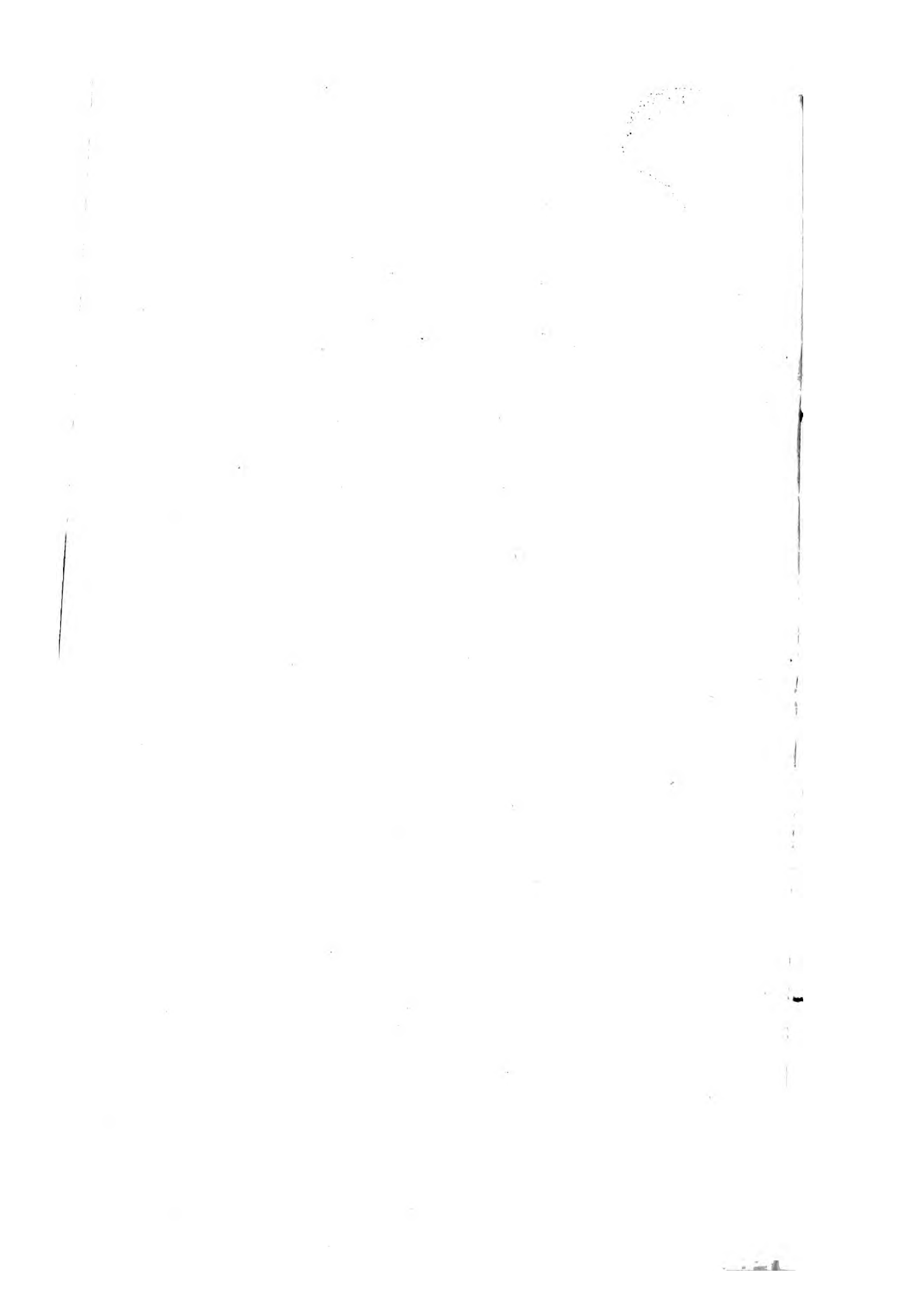
اللہ کی عذاب سے بچاؤ نہیں تو بہت سخت پکڑ جاؤ گا مرقاۃ میں لکھا ہے کہ فرض واجب کا بتانا اور
حرام چیز سے روکنا واجب ہے بقدر قدرت کو اور مستحب کا بتانا مکروہ سے روکنا مستحب ہے چونکہ کچھ
شطنج وغیرہ کی حرمت ثابت ہو چکی ہے اس سے روکنا بھی ہر مسلمان کو بقدر مقدور واجب ہے شک خدا
کہ یہ رسالہ تمام ہوا جس طرح چاہا تھا انجام ہوا خدا ہی شغاف مقبول انام فرمایا مراد ان اسلام
پر اسکا نفع عام فرمایا اور کفر و مشرکین یعنی شہر الوری میں اس خیر کثیر کا مجہ جزو قلیل سے اسباب
خدا کی عنایت سے پہنچا شروع کیا تھا ایچ تمام ہوا فللہ الحمد فی الآخرۃ والا اولی و سلام علی
عبادہ الذین اصطفی اب الکریم اختتام ہوا اسی ختم کلام ہے

قطعہ تاریخ

خدا سے جہان راہزاران سپاس رقم کروم از ہر سہ تاریخ سال	کہ از فضل او نامہ ام شد تمام ز من باد این خیر جاری بدام
--	--

خاتمہ الطبع

بعد حمد و صلوٰۃ کی واضح ہو کہ اگرچہ اکثر علمائے اکثر مساحت میں جدا گانہ رسائل تحریر کیے ہیں
از انجملہ بہت سے حیر طبع میں بھی آئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی رسالہ علیحدہ لہو لعب کی تحریر
میں نظر سے نہیں گذر رہا تھا انشاء علیہ فاضل حلیل عالم نبیل جناب مولوی حافظ سید محمد عابد
صاحب بلگرامی مدظلہ السامی نے یہ رسالہ عیالہ ہادیہ کہ جس میں حرمت کھیلنے شطنج و کچھ
کی صراحت اور جمیع لہو لعب کی ضمنابا دلہ واضحہ نمونہ تسطیر میں کنوز بہ تالیف فرمایا اور
بفضلہ تعالیٰ مطبع مشہور نزدیک در جناب منشی فوکل کشور صاحب واقع کانپور میں
منصرم بالکمال منشی بشیش دیال صاحب ایجنٹ مطبع مذکور کے اہتمام سے
ماہ مارچ ۱۸۸۲ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۲۹۸ھ میں طبع ہو آراستہ ہوا اللہ تعالیٰ سب بھائی
مسلمانوں کو توفیق خیر کی دے کہ جمیع لہو لعب کی باتوں سے اجتناب کریں آمین یا رب العالمین





عبدالہادی

۳۴

اللہ کو عذاب سے بچاؤ نہیں تو بہت سخت پاپ جو کو مرقاۃ میں لکھا ہے کہ فرض واجب کا بتانا اور
حرام چیز سے روکنا واجب ہے بقدر قدرت کی اور مستحب کا بتانا مکروہ سے روکنا مستحب ہے چونکہ کچھ
شطنج وغیرہ کی حرمت ثابت ہو چکی ہے اس سے روکنا بھی ہر مسلمان کو بقدر مقدور واجب ہے شکر خدا
کہ یہ رسالہ تمام ہوا جس طرح چاہا تھا انجام ہوا خداوندی منعم مقبول انامہ فرمایا برادران اسلام
پر اس کا نفع عام فرمایا اور کفر و شر میں یعنی شہر الورعین اس خیر کثیر کا مجھے جزو قلیل سے انعام
خدا کی عنایت سے پہنچا شروع کیا تھا آج تمام ہوا فللہ الحمد فی الآخرۃ والاوی و سلام علی
عبادہ الدین اصطفی اب الکریم اختتام ہوا اسی ختم کلام ہے

قطعہ تاریخ

خدا سے جہان راہزاران سپاس رقم کروم از بہتہ تاریخ سال	کہ از فضل او نامہ ام شد تمام ز من باد این خیر جاری بدام
---	--

خاتمہ الطبع

بعد حمد و صلوٰۃ کی واضح ہو کہ اگرچہ اکثر علمائے اکثر مساحٹ میں جداگانہ رسائل تحریر کیے ہیں
از انجملہ بہت سے چیز طبع میں بھی آئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی رسالہ علیحدہ لہو لعب کی تحریر
میں نظر سے نہیں گذرا تھا بناء علیہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب مولوی حافظ سید محمد عابد
صاحب بلگرامی مدظلہ السامی نے یہ رسالہ علی الہ ہادیہ کہ جس میں حرمت کھیلنے شطنج و کچھ
کی صراحت اور جمیع لہو لعب کی ضمنی بادلہ واضحہ و غیرہ تسطیر میں کنوز ہے تالیف فرمایا اور
بفضلہ تعالیٰ مطبع مشہور نزدیک دور جناب منشی فوکل کشور صاحب واقع کانپور میں
منصرم اکمال منشی بشیش دیال صاحب ایجنٹ مطبع مذکور کے اہتمام سے
ماہ مارچ ۱۳۲۲ھ مطابق ماہ سبتمبر ۱۳۲۱ء میں طبع ہوا آراستہ ہوا اللہ تعالیٰ سب بھائی
مسلمانوں کو فوئق خیر کی دے کہ جمیع لہو لعب کی باتوں سے اجتناب کریں آمین یا رب العالمین



عبدالہادیہ

۳۳

امد کو عذاب سے بچاؤ نہیں تو بہت سخت پڑی جاوے گا مرقاۃ میں لکھا ہے کہ فرض واجب کا بتانا اور
حرام چیز سے روکنا واجب ہے بقدر قدرت کی اور مستحب کا بتانا مکروہ سے روکنا مستحب ہے چونکہ کچھ
شطنج وغیرہ کی حرمت ثابت ہو چکی ہے اس سے روکنا بھی ہر مسلمان کو بقدر مقدور واجب ہے شکر خدا
کہ یہ رسالہ تمام ہوا جس طرح چاہا تھا انجام ہوا خدا کی سعادت مقبول انام فرمایا برادران اسلام
پر اس کا نفع عام فرمایا اور کفر و شر میں یعنی شر الودین اس خیر کثیر کا مجھے جزو قلیل سے انجاء
خدا کی عنایت سے پہنچا شروع کیا تھا آج تمام ہوا فللہ الحمد فی الآخرۃ والاولی و سلام علی
عبادہ الذین اصطفی اب الکریم اختتام ہوا اسی ختم کلام ہے

قطعہ تاریخ

خدا سے جہان راہزاران سپاس رقم کروم از بہرہ تاریخ سال	کہ از فضل او نامہ ام شد تمام ز من باد این خیر جاری بدام
---	--

خاتمہ الطبع

بعد حمد و صلوٰۃ کی واضح ہو کہ اگرچہ اکثر علمائے ائمہ مساحت میں جداگانہ رسائل تحریر کیے ہیں
از انجملہ بہت سے چیز طبع میں بھی آئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی رسالہ علیحدہ لہو لعب کی تالیف
میں نظر سے نہیں گذر رہا تھا بناء علیہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب مولوی حافظ سید محمد عابد
صاحب بلگرامی مدظلہ السامی نے یہ رسالہ عجل الہ ہادیہ کہ جس میں حرمت کھیلنے شطنج و کچھ
کی صراحت اور جمیع لہو لعب کی ضمناً بادلہ واضحہ نمونہ تسلیم میں مکتوب تالیف فرمایا اور
بفضلہ تعالیٰ مطبع مشہور نزدیک دور جناب نقشبندی فول کشور صاحب واقع کانپور میں
منصرم بالکمال نقشبندی بشیش دیال صاحب ایجنٹ مطبعہ مذکور کے اہتمام سے
ماہ مارچ ۱۳۱۹ھ مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ میں طبع ہوا آراستہ ہوا اللہ تعالیٰ سب بھائی
مسلمانوں کو توفیق خیر کی دے کہ جمیع لہو لعب کی باتوں سے اجتناب کریں آمین یا رب العالمین

نہو کے بسبب خوف جان یا مال کے برو کے یا بسبب خوف لڑائی جھگڑائیکے تو دل سے دوس کام کو اور
 اوسکے کرنیوالو کو برا سمجھ کر مسلمان بنے یا سعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 من رآی مسلماً یغیرہ بیدہ فان لم یسطع فلبسانہ فان لم یسطع فقلبہ فان لم یسطع فضعف الایمان بوجہ شخص سے
 کوئی چیز خلاف شرع دیکھے پس چاہے سیکہ بدلے دے اوسکو اپنی ہاتھ سے پس اگر قادر نہ ہو تو زبان سے
 بدلے پس اگر قادر نہ ہو تو اپنی دل سے بدلے اور یہ بہت سست ایمان ہے یعنی خدا شرع بات حبیب
 اگر ہو سکے اوسکو مٹا دی ہاتھ سے یعنی اون چیز کو توڑ ڈالے اور کرنیوالے اگر نائین اونچین ماری
 اور اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے بدلے یعنی دل سے دوس کام کو اور
 کرنیوالو کو برا سمجھ کر تو معنی بدلنا ہو جائیگا کہ اونکے ظاہر حال ارتکاب سے متعلق ہو جائیگا کہ وہ اچھا سمجھتے
 ہوئے جب یہ برا سمجھا تغیر ہو گیا اور یہ جو فرمایا کہ یہ بہت سست ایمان ہے اسکے یہ معنی کہ فقط دل سے
 برا سمجھنا ہاتھ سے زبان سے نہ روکنا ایمان کو مرتبہ بہت ضعیف مرتبہ یہ یا وہ شخص جو ضعیف الایمان
 ہے اگر اوسکا ایمان قوی ہوتا ہاتھ سے زبان سے نہ روکتا یا وہ زمانہ ایمان کا بہت سست ہے اسلئے کہ اگر
 اوسوقت کو کوئی کمال ایمان قوی ہوتا ہاتھ سے زبان سے بدلے تو میں قصور نہ ہوتا علیہ حدیث فی السکو
 کئی معنی فرمائی ہیں مشکوٰۃ شریف میں صحیح مسلم میں ابن مسعود کی حدیث مرفوعہ نقل کی ہے اور سمیع بن
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جاهدہم بیدہ فهو مومن ومن جاهدہم بلبسانہ فهو مومن ومن
 جاهدہم بقلبہ فهو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حقیۃ خردلہ یعنی اون خلاف شرع کام کو
 والوں کو ساتھ جو کوئی ہاتھ سے جہاد اور کوشش گناہ کو دفع کر نہیں کرے تو وہ مومن ہے اور جو کوئی اور
 زبان سے جہاد اور کوشش کرے یعنی اوسوقت میں کہ ہاتھ سے روک نہ کی طاقت نہ ہو تو وہ مومن ہے اور
 جو کوئی دل سے جہاد کرے یعنی اوس کام کو اور اونکو بہت برا ذلیل و حقیر دیکر وہ سمجھے تو وہ مومن ہے اور نہایت
 ہے سوائے اسکے ایمان رائی کے وانی برابر یعنی اگر برا سمجھے تو گویا اوس شخص کو ایمان نہیں
 جو کوئی مسلمان کہیں گناہ کرنیوالو نہیں چھینے جاوے اگر طاقت نہ ہو کہ اور زبانی منع کر نیکی نہ رکھتا ہو
 تو اوسکو بہت برا سمجھتے تھے تو برا گناہ کار ہوگا ایسی شخص کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا کہ اوس رائی کو دانی برابر بھی ایمان نہیں مسلمان تو جہان کہیں شطرنج گنجفہ وغیرہ کوئی گناہ ہوتا
 ہو وہاں ہرگز نہ بیٹھنا اور اگر اتفاق سے کہیں چھینے گئے تو اوس کھیل اور کھیلنے والو کو بہت برا سمجھنا

بہت حد تک ذکر نہیں کیں جو لوگ دیندار ہیں اور ان کے لئے اتنا بھی کفایت کرتا ہے فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
 کہ اچھی بات بتانے اور بُری بات سے روکنے میں چاہیے کہ پہلے نرمی اور لینت سے کہہ کر ان کو توجہ دے
 اور سختی سے کہہ کر اس پر بھی نہ مانے تو ہاتھ سے منع کرے شراب ہو تو گرا دی اور بجائی چیزیں ہوں تو توڑ
 ڈال دے عالمگیری میں ہے اسید طرح گنجد وغیرہ ہو تو اوسے جلا دیا پانی میں ڈبو دیا اور صورتیں ہیں کہ جب تار
 رکھتا ہو اور غالب رائے سے جانتا ہو کہ میرا کتنا مان لین گے اور بُری بات سے باز رہیں گے نرمی سے
 یا سختی سے یا ہاتھ سے اور اسید صورتیں نیک بات بتانا اور بُری بات سے روکنا بھی واجب ہے سیطر
 ترک باز نہیں اور اگر یہ جانو کہ میرے کہنے سے نمانیں گے اور جھجھکیا کہیں گے اور گالی دین گے تو نہ بتانا
 اچھا ہے اور اگر جانتا ہو کہ میرے کہنے سے نمانیں گے لیکن گالی بھی نہیں گے اور مایں گے بھی نہیں تو
 مختار ہے لیکن بتانا افضل ہے یہ تینوں مسئلے عالمگیری میں ہیں ہماری دقت میں بسبب کثرت فسق و فجور
 کے اکثر کہنے والدین کا کتنا نام تہین جب تک جو ان نہیں سہا اذیت فرمانبردار رہتے ہیں اور جہاں جوا
 ہو تو اکثر شفی بہجت والدین کی فرمانبرداری نہیں کرتے مگر بعض سعید ازلی ہمیشہ غلامی میں حاضر رہتے
 ہیں تو اگر کسی کا بیٹا شطرنج و گنجد کھیلنے میں مبتلا ہو کر لڑکائی اوس سے کھور کر مار کر یہ عادت چھوڑا لیا ہو
 کہ باوجود قدرت کے اچھی بات بتانا اور بُری چیز سے روکنا واجب ہے اور لڑکے پر یا لکھ باریکی قدرت کی
 سہ اور اسوئے کہ باپ پر بیٹی کی تعلیم امور دین کی اور تادیب اور تربیت واجب ہے حدیث شریف میں معاذ
 جبل کی روایت سے آیا ہے لا ترفع عنہم عصا اذ باوا و اطفالہم او نھا تو اونسے لاٹھی اپنی اڑے اور ادب کی
 اور ڈرا تو ان کو یعنی لڑکوں کو ادب سکھانے اور اچھی بات بتانے کے لئے مارتا اور ڈراتا رہ جو شخص اپنی
 لڑکی کو گنجد وغیرہ کے کھیلنے سے باز نہ رکھیں گے اوس پر دھڑک گناہ ہوگا اسلیے کہ اوسنے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے دو حکموں کی مخالفت کی اور اگر جو ان فرمانبردار ہو اوس سے چھوڑا آسان ہے منع کرے وہ
 چھوڑ دیا اور اگر نافرمان پڑے اور باپ کو یہ خوف ہو کہ اگر منع کر دے گا تو نمانے کا ایسی صورتیں بالکل
 پیشہ نہ رہے یوں کہے بیٹا اگر فلاں کام کرو تو خوب ہو یا فلاں کام کرو تو خوب ہو صاف صاف حکم کر دی
 کہ اگر انکار کر لیا تو اوسکو عذاب نافرمانی کا ہوگا یہ مسئلہ عالمگیری میں ہے بُری بات سے روکنے کی تین
 صورتیں ہیں ہاتھ سے روکنا یا مارے پیٹے شراب ہو تو گرا دی بجائیے آلات ہوں تو توڑ ڈال سیطر
 گنجد وغیرہ جلا دی اگر یہ نہ ہو اسکے تو زبان سے منع کرے پہلے نرمی سے پھر درستی اور سختی سے اور اگر یہ بھی

کبھی کریں نماز اور دین زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں بُرے سے اور حضرت لقمان کی نصیحتوں میں بیان فرماتا ہے و امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور سکا بھلی بات اور منع کر بُرائی سے اس طرح اور بھی کئی جگہ آیا ہے بنظر اختصار کے اور آیتیں ذکر نہیں کیں حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی بات سے روکنا اور اچھی بات بتانا بہت محمود صفت ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی بات بتانے والے کے لیے بہت کچھ ثواب بیان فرمایا ہے مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من دل علی خیر فله مثل اجر فاعلم جن شخص نے نیک بات بتائی تو اسکو کرنیوالے کی برابر ثواب ہے اور مسلم نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ من الاجر مثل اجر من تبعه لا ینقص ذلک من اجرہم شئنا جو شخص بلا واسطہ کسیکو طرف کدایت کرے اسکو اطاعت کرنیوالے کی برابر ثواب ہوگا اسکا اجر انکے اجر و ان کے سے کچھ کم نہیں ہوتا یعنی جب تک اسکو نیک کام بتانے کا سلسلہ جاری رہے گا اسکو بھی برابر نیک کام کرنیوالے کے ثواب ہوتا رہے گا قیام قیامت تک تب تک جو نیک کام بتائیں ہمیشہ کرنیوالے کی برابر گناہ ہوتا رہتا ہے جو روز بروز بڑھتا جاتا ہے گھٹتا نہیں اس طرح نیک بات بتانے میں ہمیشہ قیامت تک کرنیوالے کی برابر ثواب ہوتا رہتا ہے جو روز بروز ترقی رہتی ہے کسی نہیں ہوتی یہی سبب عالم کی بہت بزرگی اور فضیلت کا جو حدیث ترمذی اور دارمی نے آئی ہے کہ عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی ایک امی پر یہ فقط اسی سبب ہے کہ علماء دین کی باتیں بتاتے ہیں اچھے کاموں کا رواج دیتے ہیں بُرے کاموں سے روک دیتے انکے سبب سے بقادین کی ہے اور انکی نیکیاں قیامت تک ہوتی رہیں گی اور عابد فقط اپنی ذات کی لیے عبادت کرتے ہیں جب تک جیتے رہیں ترمذی میں حضرت خدیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ تامن بالمعروف و ینہی عن المنکر او لیوشکن اللہ ان ینبعث علیک عذاب من عندہ ثم لتعذبه لایستجاب لکم قسم اذ سلی جبکہ قبضہ قدرت میں میری جا ہی البتہ تم حکم کرو گے اچھے کام کا اور البتہ روکو گے تم بُرے کام سے یا البتہ نزدیک ہے کہ اللہ مقرر کرے کیا عذاب عذاب اپنی طرف سے پھر تم وعامانگو گے اور قبول نیکی بھیگی یعنی مقرر دو باتوں سے ایک بات ہوتی ہے یا تو اچھی بات بتانا اور بری باتوں کو نہ کہنا تمہاری طرف سے یا عذاب کا نازل ہونا خدا کی طرف سے اور پھر وعاد کا مقبول نہونا اس طرح کی تاکید شدید احادیث میں بہت وارد ہیں اختصار مد نظر ہے اسنو

سبب فضیلت عالم

اس بات کو ثابت کرنے کے لیے

رکھ کر منع نہیں کرتا ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف وعدہ عذاب کا ارشاد کیا کہ
 جیسا کہ رچکا اور طرح و غیرہ کی گھیلنے میں فقط دوسرا سبب بتایا کہ مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسی گھیلوں سے
 روکیں ہرگز گھیلنے نہیں کہ قطع نظر عذاب آخرت کی دنیا کی بربادی اس سے ہوتی ہے یہ سبب تھا کہ آج تک گھیلے گئے اور کل
 عذاب نہوا تو اب نہوگا ایسی کہ عادت میں مرنے سے پہلے عذاب آئے گا وعدہ ہوا ہی یعنی دنیا میں کبھی بھی
 خواہ خواہ عذاب میں مبتلا ہوگا اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے سب مسلمانوں کو بچا کر دوسرا ارشاد اچھی
 بات بتائے اور بری بات سے روکنے کے تو اب میں جانا چاہیے کہ اچھی بات بتانا
 اور بری بات سے روکنا خدا اور رسول خدا کو بہت پسند ہے اسکی بزرگیان اور تو اب کثرت سے
 قرآن شریف میں وارد ہیں دین میں اس کے تو اب اور مرتبہ کی برابر کم چیزیں ہیں اور بہت فضیلت کی
 وجہ یہ ہے کہ بقا دین اسلام کی اسی پر موقوف ہے اگر اچھی بات بتانا اور بری بات سے روکنا اس سے متعلق
 میں شائع ہوتا ہے کہ دین اسلام پر ہم ہوجا تا باقی نہ رہتا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت سے
 ہمارے وقت تک ہر قرن ہر عصر میں ایسی لوگ ہوتے تھے ان میں جو اچھی باتیں بتاؤں اور بری باتوں سے
 روکتوں پہلا قرن صحابہ کرام کا بعد اسکے زمانہ تابعین کا بعضی علمائے عظمیٰ جیسے سیدنا سلمان قرظی
 کیا کہنا جنکے بہتری کی شہادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہوا ان بزرگوں کی عادتوں سے تھا کہ اگر
 بری بات کسی سے دیکھتی تھیں تو کلف اور سکھاروکتے یہاں تک کہ اگر خلیفہ وقت بھی کوئی بات کوئی شخص کوئی اچھی
 اچھی نہ دیکھتا سب کو سامنے بغیر ملاحظہ کر صاف صاف کہہ دیتا اللہ جل شانہ کا ملاحظہ چاہیو اور کسی کا
 کیا ملاحظہ اسید طرح مجتہدین کو وقت میں اور بعد ان کے ہر عصر میں علمائے دین ہمیشہ بری باتوں سے روکتے
 رہے اور اچھے کام بتاتے رہے زبانیں بھی ہدایت کی اور کتابیں بھی سیف بن کر کے خوب پھیلانے لگیں
 سے دین اسلام ہمہ تن پہنچا خالفون اور فسدون کے خلاف اور فساد سے کچھ نقصان نہوا اللہ
 تعالیٰ نے قرآن شریف میں بہت جگہ مسلمانوں کی صفت میں اچھی بات بتانا اور بری بات سے روکنا
 فرمایا ہے المؤمنون والمومنات بعضهم اولیا بعض یا مرون بالمعروف وینہون عن المنکر ایمان والے
 مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں سکھاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بری بات سے اور رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تعریف میں فرمایا ہے الذین ان کلنا ہم فی الارض اقاموا الصلوۃ
 واکوا الزکوۃ وامروا بالمعروف وینہوا عن المنکر وہ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو مقتدر دین ملک میں

والجہ تہ قرآنہ تعالیٰ تمام قوم کو بعضوں کو برے کاموں کے سبب سے عذاب نہیں کرتا بہت کم کے کچھ عذاب
 کام اپنی سامنے اور قادر ہون منع کرنے پر اور منع کرنے میں کچھ عذاب قوم والیہ کریں عذاب کریں اللہ تعالیٰ تمام قوم
 اور ان بعض کو یعنی سب کو اور اود اود اور ابن ماجہ پریرین عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم یا من رجل یكون فی قوم یصل الیہم بالمعاصی یقیدون علی ان یغیروا علیہ لا یغیرون الا انما
 اللہ عند یقاب قبل ان یقوتوا جو کوئی آدمی گناہ کرتا ہے کسی قوم میں اور قوم دے قادر ہیں اس پر
 کہ اس کو گناہ کرنے سے روکین اور نہیں روکتے ہیں تو پہونچا دیگا اللہ اس کے سبب سے اور اس کو عذاب
 مرنے سے پہلے یعنی اس گناہ کو نہ بدلتی کے سبب سے سب قوم پر دنیا میں عذاب ہوگا مسلمانوں کو دیکھو
 کہ فقط ایک شخص کے سبب سے تمام قوم پر عذاب ہوگا بری بات سے منع کرنا ایسا بڑا گناہ ہے ہر مسلمان
 پر لازم ہے کہ اپنی قدرت اور طاقت تک ہرگز بڑے کام سے روکنے میں قصور نہ کریں تو بہت بڑی عذاب
 میں مبتلا ہوگا شطرنج اور گنچہ کھیلنے والوں کو اگر صاف صاف منع کر سکتا ہو ضرور منع کریں اور اگر صاف صاف
 بالکل نروک سکتا ہو جانتا ہو سکتے ہو کو مثلاً اگر کسی گھر میں کھیلنے ہوں تو وہ اپنی مکان میں کھیلنے
 نہ کرے یہ بھی ایک وجہ روکن کی ہے خصوصاً اس وقت کہ ان کا کھیلنا اسی مکان پر موقوف ہو ایسی صورت
 روکنا اوسپر واجب اور بہت ضروری ہے اور اگر کہہ سکتا ہو یعنی اوس سے کچھ خوف جان مال اور بر و گناہ
 تو ضرور کہہ نہیں تو اس پر حدیث شریف کی موافق بہت بڑا عذاب دنیا و آخرت میں ہوگا اور اگر کچھ خوف
 نقصان کا نہیں فقط اوس کی مروت و محاط سے نہیں دیکھا تو بہت بڑا گناہ ہوگا آدمی کی مروت کیونکر
 اللہ تعالیٰ کا محاط چھوڑنا کیا حماقت کی بات ہے اور ایسا ہی اگر جانتا ہو کہ دو کھیلنے والوں سے ایک میرے
 کہنے سے روک جائیگا اور جب ایک نہ کھیلا گیا تو دوسرا بھی باز رہیگا اوس وقت خواہ ہمیشہ ایسی صورتیں اوس
 ایک کو ضرور روکیں اگر نہ روکیں تو دونوں کھیلنے والوں کی برابر اس کو گناہ ہوگا حاصل یہ ہے کہ گنچہ شطرنج کو کھیلنے
 پر اگر اعانت کریں گایا باوجود قدرت کی روکنا بہت گناہ ہوگا جو صورت اعانت یا قدرت
 کی نکلے دن سب کو یہ حکم شامل ہے جس گھر میں گنچہ کھیلا جاتا ہے اور دیکھنے والے منع کر سکتے ہیں اور چھوٹی منع
 نہیں کرتی احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کو کون پر عذاب سخت نازل ہوگا وہاں
 سے ایک سیکہ انہیں قصور میں جاندار کی ہوتی ہیں اس سبب سے حسرت کرتے ہیں تو فرشتوں کو نہ ان سے
 برکت کم ہو جاتی ہے رحمت خدا کی نہیں ہوتی ہی باعث عذاب کا ہے اور دوسرے یہ کہ دیکھنے والے قدرت

تصویرت کو ظلم کرنے والوں کے ساتھ نفسہ احمدی میں لکھا ہو کہ اقوام الطالمین شامل ہے بدعتی اور فاسق
 اور کافر کو اور بیچنا جسکے ساتھ منع ہو پڑا ہو گی کتاب لکھ رہتے ہیں لکھا ہو کہ اگر وہی یا اور کھانے کی دعوت
 کیجائے اور وہاں کچھ کھیل یا کھانا بجانا ہوتا ہو اگر وہاں پہنچنے سے پہلے معلوم ہو گیا تو وہاں ہرگز نہ جاتی
 اور اگر پہنچنے کے بعد معلوم ہو او کھیل اور غنا و دسترخوان کے نزدیک ہونے لگیے اگرچہ وہ شخص عامی ہے
 اسلیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا تقعد بعد الذکر سے مع القوم الطالمین اور اگر کھیل وغیرہ دسترخوان کے دور
 عامی کو بیٹھ جانے میں مضائقہ نہیں اسلیے کہ دعوت سنت ہو اور وہاں کے پہنچنے سے حق دعوت کا لازم ہو گیا
 اور ایسے شخص کو جسکی لوگ پیروی کرتے ہوں اور وہ انھیں منع نہیں کر سکتا بیٹھنا درست نہیں
 اسواسطے کہ اسمین دین کا عیب ہے اور وہ مسکرائیوں کی سند ہو گی یہ ہمیں بطور حاصل کے پڑا ہو تو نقل کیا تو اس
 عالمگیری اور درختار میں بھی ہو سکتا ہو کہ لازم ہو کہ جہاں گنجہ شطرنج چوسر وغیرہ ہوتا ہو اگر منع کر سکتے ہوں
 منع کریں نہیں ہرگز نہ بیٹھیں اور جن لوگوں کو قدرت منع کر نیکی ہو اور منع نہیں کرتی تو انہیں بھی عذاب ہو گا
 آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی مرنے سے پہلے اس صاحب اور ترمذی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت
 کی کہ اوصحون سنائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ان الناس اذا راوا منکر فامنعوا وہ ویشک ان
 یعمہم اللہ بعقابہ مقرر آدمی جب دیکھیں کوئی بات خلاف شرع پھر اوسے بدل ندین قریب ہو کہ اللہ عام
 کرے اونیہ عذاب اپنا یعنی جو شخص بکام کرے کسی کو دیکھو اور اوستے باوجود قدرت کی نہرو کے تو دیکھنے والی
 اور کرنے والی دونوں عذاب خدا میں مبتلا ہو گا اور ابوداؤد کی روایت میں آیا ہے اس قوم نے عمل فہم بالمعاصی
 تم قید رہو علی ان یغیروا انہم لا یغیرون الا یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب نہیں کوئی قوم کہ گناہ کی وجہ
 ہیں اوس قوم میں پھر وہ قدرت رکھتی ہیں ان گناہوں کو بدلنے کی اور بدعتی نہیں قریب کہ شامل ہوا ہو کہو
 عذاب اللہ کا یعنی جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور باوجود طاقت اور قدرت کی قوم والی اون کا منہ
 منع نہ کریں تو سب کو عذاب ہو گا کرنے والوں کو اس سبب کہ خود گناہ کرتے تھے اور دیکھنے والوں کو اس سبب کہ گناہ
 دیکھ کر باوجود قدرت کی منع نہ کیا یہ ایک خود بڑا گناہ ہو اسکے ارتکاب کی سبب اونیہ بھی عذاب ہو گا اور یہ ہم
 ہرگز وہ ہے کوئی قوم ہو مشکوۃ شریف میں شرح السنۃ سے عدی بن عدی لکھتی ہے روایت ہے
 کیا ہو کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعذب العامة بعمل الخاصة حتی یرد المنکر
 علیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فافاد فاعلوا ذالک عذب اللہ العامة

عمر الیوم

کر نیوالو پر ہوگا اور تباہی اور بربادی ہوگی لیکن اس پر وی کر نیوالی گناہ کچھ اس سبب کم نہ ہوگا اور
 پیروی کر نیوالو پر برابر ہو گناہ تباہی اور بربادی ہوگا اور نہیں فقط وہ لوگ داخل نہیں جنکو اسنے بلا واسطہ تباہی
 قیامت تک جو اس کے تباہ ہوون سو سیکھیا اور وہ جسکو سکھایا اور طرح جہان تک سلسلہ اسکا تباہی
 پر ہوگا اور کسی گناہوں کو برابر اسکو گناہ ہوتا رہیگا جیسا کہ علماء حدیث کی تصریح ہے جو شخص کسی گنجفہ شیطانی
 وغیرہ کوئی حرام چیز تباہیگا جب تک اس کے سلسلے کے تباہ ہوتے وہ گناہ کرتے رہینگے پہلے تباہی ہوگی
 اور کو برابر گناہ ہوتا رہیگا روز بروز بڑھتا جاگا قیامت تک کبھی کم ہوگا اور تباہی میں یہ ضرور نہیں کہ بطور
 شاگرد استاد کو ہر روز کچھ تباہی کرے بلکہ اس فعل کا سکھا دینا کسی طرح پر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر کسی
 سامنے چند روز گنجفہ کھلا کسی تیر طبیعت کو فتنہ دیکھو سے سیکھ لیا کچھ کہیں کہیں کسی بات کو پہنچا بھی
 تو یہ بھی بتانا ہی شخص کو کبھی اوتنا ہی گناہ ہوگا جتنا حدیث شریف میں گذر چکا اور جس شخص نے کوئی
 ایجاد کیا ہے جتنے عالم میں کھیلنے والی ہو چکے ہیں اور موجود ہیں اور ہونا اور کسی گناہ کو برابر اس موجود
 شکر کو بھی گناہ ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی ناحق کسی کو قتل کرتا ہے اور اسکا گناہ حضرت آدم
 کے بیٹے کو بھی ہوتا ہے جسے قتل کرنا ایجاد کیا بڑا کام آپ کرنا تباہی نسبت سے ہے کہ اور میں ایک ہی گناہ
 ہے تباہی میں تو مرنے کے بعد بھی قیامت تک چھپا نہیں چھوٹتا اور جیسا تباہی اور سکھانے میں گناہ بڑھ جاتا
 ویسا ہی جو شخص سکھے ہوئے کو کھیلنے پر مستعد کرتا ہے اور اسکا بھی گناہ دو چند سے چند ہو جاتا ہے اور ایسا ہی جو شخص
 شیطانی گنجفہ سکھو مول دیتا ہے یا کسی لیے کہیں سے مول لے آتا ہے جب تک وہ شیطانی گنجفہ باقی رہتا ہے
 اور اس سے لوگ کھیلنے میں اور اسکا سہ اعمال بھی کھیلنے والوں کو گناہوں کی برابر گناہوں سے سیاہ ہوتا
 رہتا ہے اس واسطے کہ اعانت معصیت پر معصیت ہے جب کوئی اس شیطانی گنجفہ سے کھیلتا ہے
 تو گویا اعانت جہید ہوتی ہے اور حدیث کی لفظ دعائی ضلالتہ میں بھی داخل ہے اور جو تک خدا کی
 معصیت میں اطاعت والدین اور مولیٰ کی درست نہیں اس لیے اگر مان باپ بیٹے کو یا آقا غلام کو گنجفہ
 یا شیطانی وغیرہ کھیلنے کا حکم کریں تو نہ ماننا جیسا ہے حکم کے ماننے میں ثواب ہوتا ہے اور ماننے میں گناہ
 اور اگر ساست اعمال سے بیرون ہے ایسا حکم مانا اور کھیلنا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں جب پکڑ ہوگی تو باپ کے
 حکم کر نیکا قدر نہ سنا جاتا معلوم ہو کہ جس طرح گنجفہ شیطانی جو سر وغیرہ کھیلنا منع ہے انکا دیکھنا اور کھیلنے
 والوں میں بھی منع ہے واللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا تقربوا الذکر مع القوم الظالمین پھر نہ بیٹھو تو بعد

دمی خاصہ شیطانیہ و گنجفہ کھیلنے والوں کو دیکھا ہے کہ خود کو اپنا منہ کالا کرتے ہیں جو لوگ نہیں کھیتے ان کو بھی
 اپنی رنگ میں رنگتے ہیں بعض تو سر سے سرسکھاؤ میں بعض سیکھتے ہوئے کو کھڑکے میں بان باپ بڑی بوڑھوں کو
 چاہے کہ ایسے گناہوں سے منع کریں ان کو ان اور اپنی چھوٹوں کو گنجفہ شیطانیہ کھیلنے سے روکین سو وہ اور تباہ کر دیتے ہیں
 کوئی گنجفہ مول دیتا ہے کوئی بیٹے کو کھیلنے کی نصیحت کرتا ہے کوئی کھیلنے سے منع نہیں کرتا ہے حالانکہ ایسی
 لوگوں کا قیامت میں بڑا حال ہو گا خود کھیلنے یا کھیلنے سے زیادہ وبال ہو گا ایسی کچھ حال ایسے لوگوں
 کا بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا اچھی بات بتاؤ گا ثواب اس کا بھی منہ کر کے خاتمہ دوا دے اور تباہ کر دیا
 پہلا ارشاد برسی بات کہ بتاؤ اور اس کے شریک ہوؤ اور باوجود قدرت کے اس سے روکنے کی کیا کڑی
 جانا چاہیے کہ جس طرح حرام اور ممنوع کام کر نہیں گناہ ہوتا ہے ایسا ہی گناہ کرنا ان کے جلسہ میں اپنی خود
 سے بیٹھنا اور ان کے شریک ہونے سے بھی گناہ ہوتا ہے اور جس طرح اچھے کام بتانا اور برے کاموں سے روکنا
 مسلمانوں کی صفت ہے اور ہر مسلمان پر قدر اور سبکی قدرت اور مرتبہ کے واجب ہے ایسا ہی اچھے کاموں سے
 روکنا اور برے کام بتانا منافقوں اور کافروں کی صفت ہے کہ مسلمانوں پر حرام ہے جس کی سبکی قدرت منع
 کر نیکی ہو اور منع کرے وہ بڑا گنہگار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے المنافقون والمنافقات بعضہم من بعض یام
 بالنکر وینہون عن المعروف ویقضون ایہم نسوا اللہ یمسح ان المنافقین ہم الفاسقون وعد اللہ
 المنافقین والمنافقات والکفار نار جہنم خالدین فیہا سمی سمیہم ولعنہم اللہ ولعہم عذاب مقیم من
 مرد اور عورتیں سبکی چال ہے سکھاؤ میں بات بری اور چھڑاؤ میں بھلا کام سے اور بند رکھیں اپنی
 منہی بھول گئے ہیں اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو تحقیق منافق وہی ہیں بے حکم وعدہ دیا اللہ منافق
 مرد اور عورتوں کو اور منکر و نکر دوزخ کی آگ کا پڑے رہیں اور ہمیں وہی بس ہے ان کو اور اللہ نے ان کو
 پھٹکارا اور ان کو ہی عذاب برقرار دیکھو اللہ تعالیٰ نے بری بات بتانا اور اچھے کام چھڑانا منافقوں
 کی صفت میں بیان کر کے کیسا وعدہ سخت عذاب کا کیا فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور اللہ نے
 ان پر لعنت کی ہے ایسی صفتوں کو جو کوئی اختیار کرے گا اس کو بہت بڑا عذاب ہو گا صحیح مسلم میں حضرت
 ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من دعا الی ضلالتہ کان علیہ من
 الاثم مثل اثم من تبعہ لا ینقص ذلک من اثمہم جو شخص بلائے کسی کو طرف گمراہی کو ہو گا اس پر گناہ پورے
 گناہوں کے برابر کم کریں گے بتائیوائے کے گناہ پورے کرنا ان کو گناہوں سے یعنی جتنا گناہ پورے

لیکن انہو توبہ کرنا لازم اس واسطے کہ اسلام اسکا نام ہے کہ اپنی خواہش کو حکم دین و تابع کر کے شرح السنۃ
 میں عبد اللہ بن عمر و روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون صواباً و تبعاً
 لما حجت بہ یعنی کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ خواہش اسکی تابع ہو اور ان احکام کی جو میں
 لایا ہوں اسلئے ضرور ہے کہ اپنی نفس کو حکم کو نہ مانو رسول خدا کو حکم کو مانکر بخیر اور سب گناہوں سے توبہ کر
 ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے مسلمانو بچھڑنا کہو نفس پاک ہو یہ خیال نہ کرنا کہ آج نہیں تو کل توبہ کر لینے کے بعد
 کیا ہو پھر دیکھ لینے زندگی کا اعتبار نہیں بھلے چنگے ان کی آن میں مرجاؤ زمین بات کر نیکی حسرت لیجاؤ زمین
 اور اگر زبان فیاری کی اور توفیق توبہ کی بھی ہوئی جب دم گلہ بین انکا اور سوقت کی توبہ مقبول نہیں دیا
 پتیا کرو کہ حصول نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہوا انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجهالة ثم یوبون من قبل
 فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیہما حکیمًا ولیست التوبۃ للذین یعملون السیات حقی اذا حضر احدکم
 الموت قال انی تبت الال والذین یموتون وہم کفار اولئک عندنا لم عذابا الیما توبہ قبول کرنا اللہ کو
 ضرور اور خصین کر دے جو برا کرتے ہیں نادانی سے پھر توبہ کرتے ہیں تائب تو اوکو معاف کرتا ہے اللہ اور
 اللہ سب جاتا ہے حکمت والا اور انکی توبہ مقبول نہیں جو کرنا جانتے ہیں نہ جو کام یہاں تک کہ جب توبہ
 انہیں سے کسیکو موت کہنے لگائیں نے توبہ کی اب اور نہ انکی توبہ مقبول ہے جو مر رہے ہیں کہ زمین ان کو کفر
 واسطے بنیو طیار کیا ہے عذاب دیکھ دینو والا یعنی جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آنے لگی توبہ
 قبول نہیں اور اس سے پہلے توبہ مسلمان کی قبول ہے اور کافر کی توبہ گناہ سے مقبول نہیں جب تک مسلمان
 نہ ہو اس واسطے مسلمانو کو ضرور ہے کہ فوراً توبہ کریں ہرگز دیر نہ لگائیں موت کا وقت کوئی جانتا نہیں جب
 آن پڑتی ہے کوئی مالتا نہیں بوڑھا یا جوانی بچپن سب برابر ہے موت میں تاخیر سمجھنا خطا ہے اس سے
 بیت غافل مشو امی عاصی باور دندم باش ہر دم دم آخر شہر و حاضر دم باش اور اللہ تعالیٰ
 نے توبہ کے باب میں فرمایا ہے کہ اللہ سب جانتا ہے یعنی توبہ کرنا یا نہ کرنا کا خلاص اور عدم خلاص خوب
 جانتا ہے اگر توبہ خلاص ہے ہو مقبول ہو توبہ کو یہ معنی ہیں کہ گناہ سے پشیمان اور نادم ہو اور پھر کر نیکا
 قصد کرے اگر خلوص نیت ہے ہو مقبول ہو گناہ بالکل مٹ جائیگے گویا کہ کبھی کی نہ تھو اور اگر آج کل
 کرتے کرتے مر گئے توبہ نہ کی تو بہت بڑا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ نے کافروں کو عذاب و سزا تھو ایسے
 لوگوں کا عذاب بیان فرمایا ہے خدا بچاؤ کہ گھر گنج شطرنج اور سب گناہوں سے مسلمانو کو توبہ کی توفیق

کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں دوزخ کی زندگی تھی اس پر اعتقاد کرو آخرت کے عذاب سے
 ڈرو اور لعنہ کبیرہ کو دینا اپنی اوقات کیوں برباد کر رہو کیا خدا کو عیدیات اور قیامت کے عقوبات
 سے نہیں ڈرتے ہو انا منو اللہ فلا یمن بک اللہ اللہ القوم الخ استرون کیا تیرے بھائی اور والد کو دوسری سوڈر
 نہیں اللہ کی دعا دے کر جو لوگ خراب ہو گئے تفسیر احمدی میں لکھا ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا سے
 تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا ہونا کفر ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ کو عذاب سے ڈر کر زمین اسی میں بچاؤ کی صورت
 ہو اور ڈرنا فقط زبان سے کہہ دینا کا نام نہیں وہ ایک کیفیت ہے کہ کسی رعب سے دلوں کو عارض ہو کر
 اوسکی ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے جیسے کوئی غلام اپنے مالک سے ڈرتا ہے تو کوئی کام اوسکی مرضی کے
 خلاف نہیں کرتا اسی طرح جو لوگ خاص خدا کو نہایت مرتبہ خوف میں ہیں افسوس کبھی گناہ عدا سے نہیں
 ہوتے مسلمانوں پر واجب ہے کہ خدا کا ڈر رکھیں کہ نہ ڈر ہونا اوسکی عذاب سے کفر ہے اور نہ نہ ہونا بھی
 یہی ہے کہ جو چیز اوسکی مرضی کے خلاف ہو مگر یہ اوسکی مرضی کے خلاف وہ باقیں ہیں جو رسول خدا کی مرضی کے
 خلاف ہیں اور خوشنودسی اس میں ہے کہ فرمانبرداری رسول کی کر رہیں فرمانبردار و امام الرسول فخذوه
 واماہم عنہ فاتھموا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب اور جو رسول کو رسول سولیلو اور جس سے منع
 کرے سو چھوڑ دو اور ڈر رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مارتخت ہے یعنی جو رسول حکم دے اوسکو خوب
 مضبوط ہو کر قبول کر دو اور جس چیز کو کر دے سو منع کر دے اوس سے باز رہو اور رسول کو حکم نہانے میں اللہ
 ڈرتے رہو کہ نہانے والی اللہ بہت سخت عذاب کہتا ہے لایہ تفسیر پیٹناوی میں ہے اور بجاری میں جابر
 کی روایت سے آیا ہے جس نے رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی اوس نے اللہ تعالیٰ
 کی فرمانبرداری کی اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اوس نے اللہ کی نافرمانی کی
 اور گنہگار بن گیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹہری نافرمانی ہے دو گھڑی جی گا کیوں اسطرحیوں نافرمانی
 رسول خدا کی کر رہو اور دوزخ میں اپنا گھر بناؤ جو گنہگار بننا اور اللہ کو ڈرنا بانی اقرار کرنا اللہ
 کے ساتھ تمٹھنا جو ایسی باتوں میں خوف کفر کا ہے ایسی شغل میں خدا کی یاد سے غافل ہونا اور نماز کا فوت ہونا
 یا تنگ وقت میں چڑھنا یا جماعت کا چھوڑنا اکثر ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں اوسکی حرام ہونیکا اسباب سے
 ہیں سکھانے کے بغیر اہل گنہگار کے لیے ہم عادیہ میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق خیر عنایت
 کرے اور ایسی چیزیں بچاؤ اگر چہ نفس مارے کہ خواہش گناہوں اور ایسی چیزوں کی طرف بہت ہوتی ہے

تو یہی ڈالتے تھے یہ حدیثیں بہنو مشکوٰۃ شریف سے نقل کی ہیں اس طرح کی بہت حدیثیں حدیث
کی کتابوں میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تصویر کھینچ
رکھنا بہت مبغوض اور بہت برا تھا چونکہ گنجفہ میں تصویر کا ہونا لازم اس سبب سے گنجفہ کھینچ رکھنا یا
اوسکا کھیلنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غضب کا سبب ہو تو ذی اللہ میں غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور
کسی کھیل میں نہیں اگرچہ ہم مذہب ہیں لیکن اس میں ایک بڑا گناہ اور جہی ہے مسلمان تو تم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں گھلاؤ ہو اور اونی شفاعت کی امید رکھو ہوشم نہیں اتنی کہ جوچین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بری جانتے تھے اور گورہ رکھتے تھے تمہارا من اور سین مصروف رہتا ہے پھر
میں رکھنا کیسا ہاتھ سے چھوڑ دو اور پھر امید شفاعت کی رکھتے ہو اور ناحق نبی کی دوستی کا دعویٰ رکھتے
ہو دنیا میں جس سے ذرا محبت ہو جاتی ہے اوسکی خلاف مرضی کوئی بات نہیں کرتے تم اگر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے دوستی اور محبت ہے تو گنجفہ کیوں کھیلے ہو جس جگہ کہ تصویر رکھنے کا سبب ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کو کھڑے تشریف نہ لیا کرتے اور غصہ سے آپ کا رویہ مبارک متغیر ہو گیا حالانکہ آپ
اور انھیں بہت چاہتے تھے عشق کا ساتھ دینا اور اساتذہ رکھتے تھے پھر جو تم تصویر میں کھینچ رہے ہو اور ہر وقت
بڑے تکلف اور شحاذ و ہر تو دیکھتے بجا لے ہو تم سے کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رضی ہو گا لاکھ
ولا قوۃ الا باللہ یہ خیال خام ہے ورنہ اسکا انجام بھی صحیحین میں حضرت ابوذر غفاری کی روایت سے آیا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سباب المؤمن فسوق یعنی مسلمان کو گالی دینا اور برا کہنا فسق ہے
اسی طرح مسلمان پر پھینکنا اوسکو بنانا بھی حرام ہے اسباب میں حاصل حدیث شریف کا ہم اوپر لکھے ہوئے ہیں
یہ باتیں اکثر گنجفہ کھیلنے میں ہوتی ہیں کوئی جلسہ کھیلنے والا نہ کہم ہوتا ہے وہاں جہین یہ باتیں نہ ہوں ان
باقول ہے گنجفہ کھیلنے والا اور اوسکے دیکھنے والے سبکے سب فاسق ہو جائیں فاسقوں کی نیت قرآن میں
اور احادیث میں جابجا اور ہر طوالت کے خوف سے ہم نے ذکر نہیں کی مختصر یہ ہے کہ گنجفہ کھینچنے میں یہ کھیلنا اور
کھیلنا خدا اور رسول خدا کی نافرمانی کرنا ہے اور خدا اور رسول خدا کو نافرمانی کا سوا اور دوزخ کو کھیلنا
صحیح بخاری میں حضرت ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ سبت
میری داخل ہوگی بہشت میں سوا اوسکے جس نے انکار کیا آپ سے پوچھا گیا انکار کس نے کیا فرمایا جس نے میری
فرمانبرداری کی داخل ہو بہشت میں اور جس نے نافرمانی کی اوسنے انکار کیا دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور

حرام ہو نہیں کسی خلاف بھی نہیں لیکن جو بعضی وجہیں خاص یا غالب ایسی حرمت پر ہیں اسوہ
 حبیبی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا جلتا چاہیے کہ نطفے میں جاندار کی صورت ہونا لازم ہے کھیلنے والے اور نطفہ
 آرزو کر کے لیتے ہیں اور ہاتھ میں رکھتے اور دیکھتے ہیں حالانکہ تصویر جاندار کی گھر میں رکھنا یا اس کا بنانا بہت
 بڑا گناہ ہے مگر نبی نے شعب الایمان میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے سب آدمیوں میں سے قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس شخص پر ہوگا جس نے نبی کو قتل کیا یا
 نبی کے ہاتھ سے قتل ہوا یا اپنے پیادیاں کو قتل کیا اور صورتیں بناؤں لیکو اور عالم بے عمل کو اور
 صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے آیا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اشد لعن
 عذابا عند اللہ المصورون سخت تر آدمیوں میں عذاب کی راہ سے اللہ کے نزدیک صورت بنانے والے
 ہیں اور صحیحین میں ہے کہ کہا ابن عباس نے سنائے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ
 جو صورت بنائیو الا ہی آگ میں ہی ہر صورت کی مقابلے میں جو اوس بناتی ہے ایک نفس بنایا جائیگا سو وہ
 نفس اوسکو جہنم میں عذاب کرے گا ابن عباس فرمادے ہیں اگر تجھے ہر صورت بنانا چاہے تو بنادخت وغیرہ
 کی صورت جس میں روح نہ ہو صحیحین میں ابی طلحہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا تدخل الملائکۃ
 بیتا فیہ لکذب الا تصاویر نہیں آدمیوں فرشتے اوس گھر میں نہیں گنا ہوا ورنہ اوس گھر میں جس میں تصویر
 ہوں مرقاۃ میں ہے کہ یہ فرشتے جو تصویر کے سبب سے مکافونین نہیں آتے ہیں سوائے نگاہیوں نہیں اس لیے کہ
 نگاہان فرشتے تکلف سے جدا نہیں ہوتے صحیحین میں حضرت عائشہ سے روایت کہ مول لیا او نھوں کو
 ایک نمرقہ کہ اوس میں تصویریں تھیں جب اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور داری پر کھڑی
 ہو رہی اندر تشریف نہ لائے میں نے آپ کو مروی مبارک سے کہ اسیت اور غفکی دریافت کی کہا حضرت عائشہ
 نے مجھ میں عرض کیا رسول اللہ تو بہ کر رہے ہیں طرف اللہ اور اوس کے رسول کو کیا گناہ کیا میں نے آپ کو
 فرمایا نمرقہ کیا ہے میں نے کہا کہ مول لیا ہے میں نے آپ کو بیٹھنے اور تکیہ گانیکو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد کیا کہ تم اسکو بنائیو اللہ عذاب کی جائیں گے قیامت کو دن اوس کو کہا جائیگا جلاؤ جسکو تم بنایا ہے اور حضرت
 نے فرمایا مگر جس گھر میں تصویر ہوئی ہے فرشتے نہیں آتے اور صحیحین میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ او نھوں نے
 ایک چھوٹا مکان میں پردہ والا اوس میں تصویریں تھیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آؤ پھاڑا الا اور صحیح
 بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑے تھے انہی گھر میں کوئی چیز جس میں تصویر ہو

نمرقہ چھوٹے چھوٹے اور تکیہ گانیکو کہتے ہیں

اور صحت اور اعتماد اس روایت کو اول کو بھی موافق ایک جماعت کو اپنے امام کا قول چھوڑ دینا چاہیے
 کہ صریح سنت کو خلاف ہے حاکم اور ہیثمی خود امام شافعی صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ فرما کر ہے
 امام شافعی جو حدیث صحیح ہو وہی مذہب میرا ہے اور ایک روایت میں ہے جب جانو تم حدیث صحیح کو
 مخالف میرے کلام کو تو حدیث پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر پارو یہ عقائد الجلیل لکھا ہے شافعیہ کو
 چاہیے کہ اپنے امام کی وصیت پر عمل کریں اور اگر شرط نہ کھیلے ہوں تو ایسے کتاب ہوں بعض خفی مذہب
 شرط نہ کھیلے ہوں بتلا میں اپنا جی سمجھا کہ امام شافعی کا قول ہے اباحت و مہلک و ہین اگرچہ اوس بات
 کا حال ہماری اس مختصر تقریر سے خواب معلوم ہو گیا لیکن یہ لوگ تو اون کی شرط معتبرہ کی بھی رعایت نہیں
 کرتے اس قول کی شرطوں میں سے یہ بھی ہے کہ تقویت و تاحیر و اجبات کی اور مداومت اور کثرت کھیل کی
 نہ ہو یہ لوگ تو ایسا مشغول اور غافل ہو رہے ہیں کہ فرض اور واجب چھوڑ دیتے ہیں تاخیر کا کیا ذکر حاجت
 طیار ہوئی ہے بغیر بازی تمام کی اور ٹھنڈے نہیں جماعت ملو یا نہ ملو اور کثرت و مداومت ایسی ہوتی ہے کہ
 کسی روز ناغہ نہیں ہوتی جب بیٹھے ہیں پھر سر دود و پھر بر کھیتے ہیں اس حال کو ساتھ اوسکو سباج سمجھا اور امام
 ہمام محمد بن ادریس شافعی کی طرف اباحت کی نسبت کو نہایت بیدینی اور بغیر کی بات ہے حاشا کہ ایسے امام
 اجل کا یہ مذہب ہو ان ائمہ کا مرتبہ تو بہت عالی ہے ایسی شرط کی اباحت تو کوئی ادنی صاحب علم بھی تجویز نہ کرے گا
 اس طرح کی شرط بلاتفاق سبکو نزدیک حرام کسی شخص کا کسی روایت میں اسکا خلاف منقول نہیں درختار میں بعد
 روایت اباحت کے لکھا ہے و ہذا اولم تقابلہ لم یداوم ولم یخل بواجب والا فخر ام معنی یہ جو اباحت امام شافعی کے
 نزدیک اور ایک روایت میں قاضی ابو یوسف کے نزدیک ہے اور سوقت ہے کہ کھیلنے والا شرط نہ ہو و ہیشکی کھیلنے میں نہ ہو
 اور یہ کھیل کسی واجب میں خلل نہ لگے اور اگر ایسا نہ ہو تو سب کو نزدیک بلا خلاف حرام ہے مرقاۃ میں بعض بات
 والو کا قول اور اوسکار و لکھا کہ ہر حال و لکن ثلث شرطان لا یقام ولا یؤخر الصلوۃ عن قمتہا دان
 یخفف لہا عن النہی و الفحش فاذا فعل شیئاً منہا فموسا قوط المروۃ مرد و الشاہدۃ کہا انھیں بعض کے کہ سباج
 تین شرطوں میں ہے ہر ایک نکرہ نماز کو اوسکے مستحب وقت ہے مگر اگر زبان کو گالی اور بری بات سے لگا
 رکھے پھر جسے ان تین باتوں سے کوئی بات کی اوسکی مروت نہ رہی اور گواہی اوسکی مقبول نہیں معنی وہ
 فاسق ہو گیا خدا تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے جو چاہیے ہدایت فقط انھو کے بیان میں دوسری
 ہدایت میں سب کھیلونکا حرام ہونا بہت اچھی طرح ثابت ہو چکا اوسمیں کچھ بھی داخل تھا اور اگر

واحیات دیگر بسبب این شغل ترک کنند مثل خدمت والدین و تفقہ اہل و عیال و زیارت و عبادت و غیر
 و اتباع جنات و چارم آنکہ در عین شغل نزع و جدال و دروغ و قسم و در میان نیاید چنانکہ آفات او
 بصورت حیوانات نباشند پس اگر کسی ہم ازین شر و طینچگانہ مفقود شود حرام گردد و اصرار بر کبیر و شود کہ فی
 الاخیار و قول دیگر موافق جمهور است و قد صرح عن الشافعی انه رجع الیہ فیصل علیہ ابو حامد الغزالی حاصل اس
 عبارت کا یہ کہ باب شطرنج میں امام شافعی کو دو قول ہیں پہلا قول کہ ارہت کثیر تریری کا کئی شرط ہوگا
 جو پور گزر چکین و دوسرا قول حرمت کا علی الاطلاق موافق تمام علما کو اور مقرر ثابت ہوا امام شافعی ہو کہ انھوں
 جو پہلا قول اباحت سے حرمت کی طرف رجوع فرمایا یعنی اول میں بسبب نہ ملے حدیثوں اور دلیلوں کو مباح
 فرمایا تھے آخر میں بسبب قوت و لائل حرمت کو مانند اور مجتہد و فی شطرنج کی حرمت کا حکم فرمایا صاف
 صاف لکھا اسکو امام ابو حامد غزالی و جو شافعی المذہب اور شافعیہ کے بڑے مستندین جانا جا رہی کہ
 کہ ارہت تریری مباح خلاف اولی کو کہتی ہیں اسواسطے جن علما کی نظر سے دوسرا قول امام شافعی کا نکلا
 او نہیں سیکھی ہو کہ ارہت گوارہت تریری تعبیر کیا اور کسی نے مباح کہا اور حقیقت میں یہ ایک ہی امر ہے کہ
 پہلے قول کی طرف رجوع ہی اہل بصیرت اور آرباب انصاف پر ظاہر ہے کہ بطلان دلیل اور شہادت نام
 غزالی سے خوب معلوم ہوا کہ امام شافعی صاحب کونزدیک بھی شطرنج حرام ہے اور یہی شافعیہ کا مذہب
 ہے روایت اباحت کی مرجع عنہ ہے اور اس سے امام شافعی نے آخر میں رجوع فرمایا ان صورتوں میں شافعیہ
 کو بھی اوس روایت پر عمل و اعتماد نہ چاہیے اسلئے کہ روایات ضعیفہ موجودہ غیر معتبرہ مرجوع عنہا پر
 عمل نہیں کرنا قوی اور معتبر اور مرجوع الیہا جیسے اہل مذہب کا اتفاق سا ہوتا ہے اور سپر عمل کر تو ہیں
 جب شافعیہ کو عمل اور اعتماد اوس روایت پر منع ہوا تو غیر شافعی المذہب کو بدرجہ اولی منع ہوگا
 اور بالفرض بر تقدیر تنزل اگر یہ روایت قوی اور معتبر بھی ہو کیسکو اس پر عمل نہ چاہیے اسواسطے کہ روایت
 صریح سنت کے خلاف ہے اس پر عمل کرنا بالامقر خاطر ہی ہوگا خصوص غیر شافعی المذہب جن کو اماموں کے
 نزدیک بھی اسکی حرمت ثابت ہوئی اور انکا یہی مذہب ٹھہرا ایک مذہب کو مقلد کو کسی روایت پر
 خلاف اپنا امام کو باوجود عدم مساعدت صریح سنت کی ہرگز عمل جائز نہیں شطرنج جب سب علما کے
 نزدیک حرام ہوئی اور صریح سنت بھی اسکی موید ہو تو ان علما کا مقلد اگر کھیلے گا بہت بڑا گنہگار ہوگا
 اور اگر حلال سمجھ کر کھیلے گا تو اس سے زیادہ مبتلا ہوگا وبال ہوگا باقی رہے شافعی المذہب بر تقدیر قوت

میں ہر اختلاف کیا فقہاء و اباحت شطرنج میں پس رخصت دہی اوسمیں بعض نے اس واسطے کہ اس سے
 بینائی حاصل ہوتی ہو لڑائی میں دشمن کو گمراہ کیا میں نے کیا ضعیف ہو یہ دلیل اور کیا ضعیف ہو یہ تاویل ساتھ
 صریح حدیثوں کو کہ اوسکی برائی میں وارد ہیں اور باوجود ثابت نہونیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے فعل سے جب امام شافعی کی یہ دلیل صحیح نہوتی اور اس قول اباحت پر یہی دلیل تھی تو فقہاء قول امام
 شافعی صاحب کار کیا ہو کہ پہلے اوسکے ثبوت میں کلام ہو کہ یہ روایت اونسے ہی نہیں اور اگر یہ تو ضعیف وغیر
 معتبر ہو یا قوی و معتبر علیہ اس دلیل کے ضعف و بطلان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر تقدیر ثبوت کے یہ کوئی
 روایت ضعیف امام شافعی صاحب سے ہوگی معمول بہا شافعیہ کی نہونگی کیسی واسطے بعض اساتذہ نے
 باب شطرنج میں جب بعض علماء شافعیہ سے پوچھا اوتھوں نے اپنے مذہب میں اسکی اباحت سے انکار کیا
 صاحب ہادیہ نے جو اباحت کی روایت کرے وہ انہیں اسبق واولیٰ ہی اپنی عبارت میں اسطرف اشارہ فرمایا
 کہ وہ ہونگی عن الشافعی کہا یعنی یہ حکایت کیا گیا ہے شافعی سے وہو ما علیہ الشافعی یا وہو مذہب شافعی یا
 خلافاً للشافعی نفراً یا یعنی ایسا لفظ جو دلالت کرے او کہ مذہب ہو نہ ہو اور بعض الناس کو ساتھ تعبیر کرنا
 بھی ایسے مقام میں خالی ضعیف نہیں بعد صاحب ہادیہ کو جن علماء نے اباحت شطرنج کی نسبت امام
 شافعی صاحب کو طرف کی ظاہر شافعیہ کی کتابوں کی طرف رجوع فرمایا اور مذہب مفتی ہو انکا اسباب
 میں تحقیق نکلیا فقط ظاہر عبارت ہادیہ سے حکم اباحت کا کر دیا حالانکہ مفاد اوس عبارت کا فقط اتنا ہے کہ
 ایک روایت اباحت کی امام شافعی سے ہے اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ روایت او کی یہاں معتبر و معتد علیہ
 بھی ہو اگر کتب شافعیہ کی طرف رجوع کرے اور مذہب مفتی نہ کی تحقیق فرماتو اباحت کی نسبت اسطرح پر
 نکرے کہ اوس سے انکا مذہب ہونا معلوم ہوتا جسے او کی کتابوں کا متبع کیا مذہب معتبر ہو واقف ہوا
 کہ چارہ اسناد و الاسناد مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے متبع فرمایا اور امام غزالی سے جو علماء کبار
 شافعیہ سے ہیں مذہب محقق شافعیہ کا تحفہ اثنا عشریہ کو مکاتیب شیعہ میں نقل فرماتو میں کید صد و چارم
 آنکہ گویند اہل سنت لعن شطرنج را جائز داشتہ اند و حالانکہ لعن و لمودر شرح مذہب مست و از خصوص
 قرآن مجید نکوش آن معلوم ہو اب ازین طعن آنکہ حقیقہ و مالکیہ و حنابلہ قائل بجرمت لعن شطرنج اند و آثار
 والہ بجرمت آن روایت کنند و شافعی با و قول مست و قول اولیٰ مکررہ مست بحد شطرنج اولیٰ کہ نماز را از وقت
 مختار خود تاخیر کنند و در او ای آن عجلت و ترک سنن و آداب نہ نماید و دوم آنکہ قہار و مسلمان نباشد سوم

عجائب الہیہ

کیفیت روایت صحابہ شریفین اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تجربہ جو کوئی اسپر عمل اور اعتماد کرے گا مقرر خاطر اعلیٰ اور گندگار ہوگا اور امام شافعی صاحب کی طرف نسبت
 اباحت شطرنج کی کئی شرطوں کے ساتھ کرتے ہیں اور اوسکی دلیل میں تدلیفہ فہم اور اطلاع فنون حرب لائق
 ہیں اور اسکا حال یہ ہے کہ مذہب ہر صاحب مذہب کا اہل مذہب کی کتابوں سے البتہ تحقیق وثابت
 ہوتا ہے غیر مذہب والوں سے تنقیح ہر جزئی کی خوب نہیں ہوتی اس میں کتبہ یہ ہے کہ مذہب میں
 ہر حکم کی روایتیں ہوتی ہیں اس سبب سے کہ مجتہد نے اپنے اجتہاد سے کبھی ایک حکم فرمایا کبھی دوسرے
 حکم اوسکے خلاف استخراج کیا اونسکے تلامذہ اور علماء مذہب ذوالآل میں جو فکر کر کے صحیح کو مستقیم سے
 خوب مستانہ کر دیا اور بہت کوششوں اور محنت سے تنقیح تنقید کر کے قوی کو ضعیف سے جدا کیا لیکر
 روایات مرجوحہ بھی باقی رہ گئیں دلوں سے محو کر دینا یا صفحات کا غڈ سے مٹا دینا اونسکے اختیار میں
 تھا جو لوگ صاحب مذہب ہو سکیں تمام عمر اپنے مذہب کی کتابوں کی خدمت کرتے ہیں ہر جزئی
 سے خوب واقف ہوتے ہیں اور اور راجع مرجوح قوی ضعیف صحیح غلط معتد غیر معتد کو کامیابی جانتے ہیں
 یہ بات دوسری مذہب والیکو کم حاصل ہوتی ہے اس سبب سے صاحب مذہب ہر ماہ سے باوجود نہایت مرتبہ تحقیق
 و تنقیح کو بعضے اسناد و نہیں سہو ہو گیا جیسا کہ نسبت متعہ کو امام مالک صاحب کی طرف کی اور حالانکہ
 اونسکا مذہب نہیں کوئی روایت ضعیف غیر معتد ہو تو موجب یہ بات ٹھہری تو اونسکا مذہب کی کتابوں
 کی طرف رجوع کرنا چاہی نہ دستاویز سب حنفی مذہب میں الا ماشاء اللہ اس سبب سے اونسکی کتابیں ہر علم
 نہیں اپنی ذیلیں ہر جہاں کتابوں میں منقول ہر نظر چاہی کہ صحت دلیل کی صحت دلیل کو مستلزم ہر تفصیل
 اونسکی دلیل کی جو محل ہمارے کتابوں میں لکھی ہے یہ کہ شطرنج کھیلنے میں قوت فکر کا استعمال ہوتا ہے اس سبب سے
 قوت فکر یہ بین حدت اور درک میں تیزی آتی ہے اور ہر شطرنج کی لڑائی پر اس سے دشمن کو مغلوب کرنا
 اور اوسکے جیلے سے بچ کر قواعد خوب معلوم اور ضبط ہو جاتا ہے اس لیے مبالغہ شطرنج کی بازی نہ بدی ہو اور
 اتنی غفلت نہ ہو کہ یاد الہی اور نماز اور جمعہ اور جماعت فوت ہوں یا یا خیر وقت مستحب میں ہو یا اور
 کسی واجب میں خلل پڑے اور اوسکے کھیلنے کی مداومت اور کثرت فکر اور اس کے سبب سے عین شغل میں
 آپس میں لڑائی جھگڑا کر جھوٹ نہ بولے جو کوئی قسم کھائی پہلی شرط اس واسطے کہ اگر بار حبت ہوتی تو وہ میسر اور جوا
 ہوا کہ نقص قطعی ہو حرام ہے دوسری شرط اس لیے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی یاد اور واجبات وغیرہ سے روکتی ہے
 یا خلل واجبات میں آتی ہے وہ حرام ہے تیسری اور چوتھی شرط یہ وجہ کہ مداومت و کثرت میں انہماک اور

تفصیل دلیل امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

وکیف تجوز لعلہ تطل بانہ نقلہ فیہ مذہبہ فتقول ذکر الغزالی فی خلاصتہ مکررہ عند الشافعی ایضا فلتعلل واقع
 فی کتبنا قولہ الاول یعنی الاعتراض کیا جا کہ مروی ہوا امام شافعی رحمہ اللہ کہ شرط کھیلنے کا مضائقہ نہیں پھر
 کیا پہونچتا ہو محتسب کہ مواخذہ کرے اور سپر اور کیونکر پہونچے گا شاید کھیلنے والا بہانہ کرے و حجت پکڑے کہ
 پیروی کی میں نے اس میں مذہب شافعی کی تو ہم جواب میں کہیں گے کہ ذکر کیا امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب
 خلاصہ میں کہ شرط کھیلنا مکررہ ہر شافعی کے نزدیک بھی پس جو ہماری کتابوں میں واقع ہوا شافعی
 اور نکا پہلا قول ہو یعنی امام غزالی رحمہ اللہ شافعیہ سے میں انہو مذہب کی جو بات وہ کہیں زیادہ معتبر
 جبکہ و نحوہ ذکر اہل سنت کی تو اباحت کی روایت امام شافعی رحمہ اللہ جو ہماری کتابوں میں نقل ہو چکا پہلا قول ہو
 کہ اوس سے رجوع کر کے آخر کو اگر اہل سنت کے قابل ہو اب سمجھنا چاہیو کہ مدار مذہب کا جماعت پر ہے
 ہر مذہب میں جو بات معتد اور مفتی بہ اور مختار جمہور کی ہو وہی مسلم ہوتی ہے قول مخالف جمہور شافعی
 و نادر غیر مفتی بہ کا اعتبار نہیں جو بات جمہور سلف اہل سنت کی تحقیق و تمقیح کر کے توضیح و تفسیر ہو
 لکھدی ہو وہی معتبر ہو کوئی مذہب کم غالی ہوگا جس میں روایات شاذہ و ضعیفہ پائی نہ جائیں مگر اولیٰ کا
 اعتبار نہیں ہوتا اس واسطے ائمہ دین متبع شاذ و نادر کو ضال و متبع کہتے ہیں جس پر اب شرط
 تمام علماء حنفیہ اس کی درست بہت تاکید و تقویت سے منقول ہو اور کیونکہ صریح صریح حدیثیں
 اس کی درست اور مذمت اور شاعت پر واثق کرتی ہیں چنانچہ بعضی حدیثیں اور علماء دین کی قوافل
 ہم لکھ چکے ان سے خوب تحقیق ثابت ہو کہ مفتی بہ اور مختار تمام علماء اہل سنت کے نزدیک حرمت شرط
 کی ہر چیز جو ایک روایت اباحت شرط کی بشرط معلومہ امام شافعی اور قاضی ابو یوسف ہو در مختار میں
 کی وہ ہرگز قابل عمل اور اعتبار کی نہیں روایت قوی اور معتد علیہ جو قاضی ابو یوسف صاحب ہو وہ حرمت
 اس واسطے ان سب کتابوں میں روایت اباحت کی اونسے نقل نہیں کی گئی بلکہ اجماع حنفیہ کا شرط
 کی درست پر نقل کر دین اور اجماع اویس وقت تک ہر کہ روایت اباحت کی نہایت ضعیف غیر معتد رجوع
 عنہ ہو یا وہ عالم گریہ میں لکھا ہو کہ قاضی ابو یوسف اور امام محمد شرط کھیلنے والوں پر او کی تہلیل و تفسیر
 کو ایسے سلام کرنا کر دیا جاتا ہے یگو یا نفس ہر سپر کہ قاضی صاحب کے نزدیک بھی حرام ہے اور اونسے معتبر ہوا
 یہی ہے در مختار والی روایت غیر مستند مرجع عنہ ہر چنانچہ صاحب در مختار نے بھی فی روایت کا لفظ کمال
 اوسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا اگر وہ روایت قوی ہوتی مطلق حیوڑا اس روایت پر کی طرح عمل اور مختار

لازم آتا ہے کہ کھیل کو دس سے عبادت مقصود ہو اور اندر سجانہ و تعالیٰ نے فرمایا اور نہ ٹھہر تو تم خدا کی فتنائے بگڑ
 کھیل اور اویسی کتاب میں نہ حل ہو بلکہ اللعوب بالشطرنج ان کا کان تشدید النہی و مذهب الفہم الجواب ذکر
 فی التہذیب والمزید ج ۱ قال اللعوب بالشطرنج مذهب الفہم غیر محرم تم قال بالفارسیۃ اگر این بازی کہ میں تم
 حرامست از کتاب یا از خبر یا از قیاس زن از دوسے بسے طلاق وقوع الطلاق علی امرتہ لان اللعوب بالشطرنج حرام
 باثار الصحاح تبصرہ و بقیاس صحیح یعنی آیا جائز ہے شطرنج کھیلنا جب تیری خاطر اور دوستی ختم کے واسطے
 ہو جواب یہ ہے کہ ذکر کیا گیا کتاب تہذیب و مزید میں کہ کسی شخص نے کہا کھیلنا شطرنج کا دوستی ختم کے لیے
 حرام نہیں پھر فارسی میں کہا اگر یہ کھیل کہ میں کھیلتا ہوں حرام ہے قرآن با حدیث یا قیاس سے
 تو عورت اور اس کی طرف سے تین طلاقوں کے ساتھ مطلق ہو اس صورت میں طلاق پڑ جائیگی اس لیے کہ شطرنج کھیلنا
 حرام ہے حدیث اور قیاس صحیح سے اور ذخیرہ سے نقل کیا ہے کہ کسی نے فقیہ ابو جعفر عیاض سے اس
 شخص کا حال پوچھا کہ شطرنج کھیلنا تھا سو اس کی عورت نے کہا نہ کھیل شطرنج مگر علماء کو کہتے سناتے
 کہ جو کوئی شطرنج کھیلے وہ خدا کو دشمنوں میں سے ہے اس پر شہرہ بولا اب کہ میں دشمن خدا کا ہوا باز نہ ہوں
 اور چہین نہ ہوں فقہ نے سائل کو جواب دیا کہ یہ امر سخت ہے ہمارے علماء کو قول پر چاہیے کہ طلاق بائن
 ہو جائے اس کی عورت کو پھر سہ نکاح کرے تفسیر احمدی میں کہ ان کا بدوون القمار فالزور حرام
 بالاجماع الشطرنج حرام عندنا و مباح عند الشافعی بشرط کہ نہ غیر مافع من الصلوۃ و روا السلام کو نہ غیر مفعو
 مکر منہ اور اگر غیر شرط ہو تو نزدیک حرام ہو اور شطرنج حنفیہ کو نزدیک حرام ہو اور امام شافعی کے
 نزدیک مباح ہو اس شرط سے کہ نماز سے مافع نہ ہو اور سلام کو جواب کو دینے سے نزدیک اور بازی بی جا
 اور کثرت و زیادتی اس کے کھیلنے کی نہ ہو جائے مگر یہ میں نے دیکھا و اما الشطرنج فاللعوب حرام عندنا لیکن شطرنج
 اس کا کھیلنا حرام ہے حنفیہ کے نزدیک درختار میں لکھا ہے کہ جو کچھ ہوا اللعوب بالزور و کذا الشطرنج بکسر اولہ و یہ
 ولا یفتح الا اور گاہ ابا جعفر شافعی و ابو یوسف فی ردیۃ اور کچھ تحریری ہو لعیان نزد اور ایسا ہی شطرنج کسرہ
 اول سے اور سین مملکت لغت عرب میں آتا ہے اور فتح کم ہی ہوتا ہو اور مباح کیا اس کو شافعی اور ابو یوسف
 نے ایک روایت میں ظاہر امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما دونوں سے ابادت کی
 روایت آئی ہے تو امام شافعی کے مذہب پر بھی مباح ہونا معتبر نہ ٹھہر جیسا کہ فضاہ الاحساب میں
 لکھا ہے فان قيل روی عن الشافعی ان اللعوب بالشطرنج لا باس یہ فیل کچھ لکھتے ہیں ان جیسے علیہ

ستاروں کے بین جسکی پیروی کی تنہو بہایت پائی تمہو اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح حضرت رسول خدا کی اطاعت چاہیے اسی طرح خلفائے راشدین اور باقی صحابہ کرام کی بھی اور علاوہ اسکے علمای حدیث کے نزدیک ایسے بات میں موقوف بھی حکم مرفوع میں ہے چنانچہ ملا علی قاری نے تصریح بھی گزر چکی اور شیخ محقق دہلوی رحمہ اللہ نے شرح سفر السعادت کے مقدمہ میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی صحابی کسی کام پر حکم فرمائے کہ یہ طاعت یا معصیت خدا اور رسول خدا کی ہے تو یہ بھی حکم رفع میں ہے پس ان محدث شطنجی اور نردکا بالخصوص حرام ہونا بہت اچھی طرح سے صاف صاف ظاہر ہے اور یہی مذہب ہر حنفیہ اور مالکیہ اور حنبلیہ تمام علماء اہل سنت و جماعت کا امام شافعی صاحب کا البتہ خلاف فقہ کرتے ہیں اور اسکا جواب ہم عنقریب دیتے ہیں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے قال المنذری و حسب جمهور العلماء ان اللعب بالنرد حرام وقد نقل بعض مشايخنا الاجماع على تحريمه وانا الشطنجی و منہذا و منہذا البجور ايضا على تحريم اللعب بطلاقا وقال الشافعي مباح بشرط معتبره عنده كما مندری نے گفتو میں بہت علماء ترمذی نے اس طرف کہ نرد کھیلنا حرام ہے اور مقرر نقل کیا ہے ہر بعض ماسا دون نے اجماع اسکی حرمت پر لیکن شطنجی میں مذہب ہمارا اور مذہب اکثر عالموں کا بھی شطنجی کی حرمت پر ہے مطلقا یعنی ہر جیت ہو خواہ نہ ہو اور فرمایا امام شافعی صاحب کہ مباح ہے کئی شرطوں سے جو ان کے نزدیک معتبر ہیں ہائے میں ہے و قال بعض الناس مباح اللعب بالشطرنج لمافية من تشييد الخواطر و من الافهام وهو محلي عن الشافعي و لما قوله عليه السلام من لعب بالشطرنج والنرد شيع فاستغس يده في دم خنزير و لانه نوع لعب يصعد عن ذكر الله تعالى وعن الجمع ادا جماعات فيكون حراما لقوله عليه السلام ما الهاك عن ذكر الله فهو ميسر و كما بعض ادميون ذكره شطنجی کھیلنا مباح ہے اسلیو کہ اسمیں تیزی طبعیت کی تیزی سمجھ کی ہوتی ہے و یہ حکایت کیا گیا ہے امام شافعی صاحب سے اور حنفیہ کی دلیل اسکی حرمت پر حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ فرمایا جب شطنجی یا نرد کھیلے گا تو سوا پنا ہاتھ سو کر خون میں ڈبو یا اور اسواسطے بھی حرام کہتے ہیں کہ یہ کھیل و کتابہ اللہ تعالیٰ کی ذکر اور یاد سے اور جمع اور جماعتوں سے نہیں حرام ہوگا اسلیو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو تیر تجھے رو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے وہ جواب ہے اور نصاب الاحسن میں ہے لا یخوز ان یقال تعلم بها الحرب لانه یودی الی ان فعل اللعب بقصدہ القربۃ و قال سجانہ و تعالیٰ اولاً فی کتابیات اللہ حضرت و احابزہ نہیں کہ کہیے شطنجی سے لڑائی سیکھی جاتی ہے کیونکہ اس سے

دوست نہیں رکھتا روایت کیا ان تینوں حدیثوں کو بہت قوی نے شعب الایمان میں پہنچے ان سب تینوں کو
مشکوٰۃ شریف سے نقل کیا ہے اور جامع صغیر علامہ سیوطی میں سب سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملعون من لبس شطرنج وناظرہا کالحکم الخدیج یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ لعنت کیا گیا ہے وہ
شخص جو شطرنج کھیلے اور دیکھنے والا شطرنج کا گویا کہ گوشت سور کا کھائیہ الا سب یہ حدیث بہت خوف
کی جگہ ہے اس لیے کہ لغت کا لفظ سوا سے کافر کے اور کسی پر نہیں کہتے اور سور رسول قبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے شطرنج کھیلنے والے پر اطلاق فرمایا اور سور کا گوشت حرام قطعی ہے نص صریح سے ثابت منکر
اوسکے حرمت کا سبب نزدیک کافر ہے شطرنج دیکھنے والا کو اوسکے کھانے والے سے تشبیہ دی
اس سے زیادہ مذمت اور بُرائی کیا ہوگی اور سوا اسکے اور حدیثیں بھی سخت مضمون کی شطرنج کے بارے
میں آتی ہیں فقہ کی روایتوں کے ذیل میں بعضی بعضی مذکور ہوئی محقق نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے
ازہر المومنین علی آورده اند کہ قبوی گذشت کہ لعب میکر وند شطرنج پس بجمہد برایشان و شدت نمود
و فرمود انا و اگاہ باشید اسے قوم کہ شمار اسے غیر انہی کار آفریدہ شدہ اید و اگر ترس این نبی بود کہ مذمت
و طریقہ خواند شد ہر آئینہ میزدہم من این را بروی شمار و اہ البیہقی و اند ابن عساکر نیز آمدہ کہ وہی رضی اللہ
گذشت بر قومیکہ بازی میکر وند شطرنج و فرمود ما کھذا التماثل الی الخ لکھذا الکفون اگر مساس کند کی ارشاد
افکر انا انکہ میر شود بہتر است از انکہ مساس کند این را روایت کردہ اند ابن حدیث را اند ابن ابی شیبہ
و عبد بن حمید و ابن ابی الدینا و رزم طبری و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و بیہقی و غیر انہی رضی اللہ عنہم
آمدہ کہ فرمود کہ سلام کن بر اصحاب نرد شیر و شطرنج رواہ ابن عساکر و نیز آمدہ ملعون من لبس الشطرنج
ایھا کاکل الخ یعنی و نیز آمدہ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ را در ہر روز سیصد و شصت نظر رحمت است بر بندگان
و نظر نیکند در ان جبکہ صاحب شطرنج و آمدہ کہ ہر کہ لعب کند بہ نرد شیر کو یا کہ در او دوست خود را و ہم
خندہ و امثال این احادیث و آثار بسیار آمدہ و در مذہب شافعی باجماع جفتی وین باب بہت مستحب
و مختار و در مذہب حنفی حرمت ذکر است اتسی بالفاطیہ حدیث جو ذکر کی گئی بعضی میں فرج میں اور بعضی میں
لیکن چونکہ حدیث میں آیا پر علیکم بسنتہ و سنتہ الخلفاء الی شذیر الیہم میں غسکو اھا و عضو علیہا الا
لازم کردہ و ہم میر لطفیہ او خلفا سید ہارستہ حلقہ و اہمیت پانچو و کا طریقہ چکر لایم و کا طریقہ کو ساتھ و انتو کو و اوسکو
یعنی او کا طریقہ کو خوب مضطرب تھا یا کردہ و دوسری حدیث میں آیا ہر صحابی کا لایم باہم لایم حدیث صحابہ کرام

تاکید کی یہاں تک کہ بعضی روایتوں میں شطرنج کھیلنے والے ایک حق میں ایسے لفظ کا اطلاق آیا ہے کہ اس کا اطلاق
 شرعاً شریف میں سوائے کافر بے ایمان کے اور کسی پر نہیں آتا مشکوٰۃ شریف میں ہے عن بریدۃ بن ہاشم
 صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنردوشیر فکانا صغیرۃ فی لحم النحر نہ وہ روایہ رواہ مسلم حضرت بریدہ سے
 روایت ہے کہ مقرر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھیلانردوشیر پس گویا کہ رنگا اوسنے اپنا
 ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں روایت کیا اسکو مسلم نے وعن ابی موسیٰ الاشعری ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنردوشیر فقد عصى اللہ ورسولہ رواہ احمد و ابوداؤد اور حضرت ابی موسیٰ
 سے روایت ہے کہ البتہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کھیلانردوشیر مقرر اوسنے
 نافرمانی کی خدا کی اور رسول خدا کی روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے وعن علی انہ کان یقول ان شطرنج
 ہو مہر الامام حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مقرر فرماتے تھے شطرنج
 جہاں ہے عجیبو کا یعنی جب شرط بد کر کھیلین او سو وقت تو حقیقت میں جو ہے اور اگر شرط بد کر کھیلین
 تو صورتیں اور صورت اوسکی سے کرنا بھی منع ہے یہ فرمایا ہے طاعلی قاری نے مرقاۃ میں وعن ابن
 شہاب ان اباموسیٰ الاشعری قال لا یلعب بالشطرنج الا غلطی حضرت ابن شہاب زہری سے روایت
 ہے کہ مقرر کیا ابو موسیٰ اشعری نے نہیں کھیلتا ہے شطرنج سوائے گنہگار کے یعنی جو کھیلتا ہے وہ
 گنہگار ہی ہے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنے اطلاق سے شامل ہے اوسکو جو میں شرط بد سی
 جائے اور اوسکو بھی جس میں شرط نہ بدی جائے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی اسکا سلسلہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باریکات تک منتہی نہیں ہوتا لیکن حکم مرفوع میں ہے
 اسواسطیکہ ایسے حکم صحابی اپنی رائے سے نہیں بیان کرتے سنا ہوا فرماتے ہیں اور عتقر
 انھیں ابن شہاب کی روایت سے وہ حدیث آتی ہے جو قوی کرتی ہے اس بات کو کہ یہ حدیث
 حقیقہ مرفوع ہے مرفوع اوس کو کہتے ہیں کہ جیسا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا
 ہو یعنی صحابی نے یہ کہا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابی تک منقطع
 نہ ہو جائے وعنہ انہ تسل عن لعب الشطرنج فقال ہی من الباطل ولا یحب اللہ الباطل رسول اللہ
 البقی فی شعب الایمان اور انھیں ابن شہاب سے مروی ہے کہ مقرر سوال کیا گیا اوسنے
 شطرنج کھیلنے سے پس فرمایا انھوں نے وہ باطل چیزوں سے ہے اور اللہ تعالیٰ باطل چیز کو

تفسیر احمدی میں ایک قاعدہ بیان کیا ہے قاصداً ان اللعب بالقراری لعب کان حرام بالاجماع
و بدون القمار فیما فیہ نقص طعی حرام بالاجماع و فیہانی دلیلہ شبہتہ مختلف فیہ یعنی حاصل کلام کا یہ ہے کہ
کھیل شرط پر کر کھیلنا بالاجماع علماً حرام ہے کوئی کھیل ہو اور بغیر شرط پر ہے جس کھیل میں دلیل قطعی ہے
حرام ہے بالاجماع اور جس کھیل کے حرمت کی دلیل میں شبہ ہے اوس میں اختلاف ہو گیا عالمگیری میں
ہے کھل ہو یا سوسی الشطرنج حرام بالاجماع و اما الشطرنج فاللعب بہ حرام عندنا یہی جو کھیل ہے سوا
شطرنج کے حرام تمام علما سے امت کے نزدیک لیکن شطرنج کا کھیلنا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے
جیسا شطرنج کا اسمین استثنایا ہے اور بھی بعضی کتابوں میں ہے اسکی حقیقت ہم اگلی ہدایت میں بیان
کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ مسلمان بھائیو اللہ تعالیٰ ہمو اور ہمو توفیق خیر کی دے اٹنا سمجھ لو کہ آخرت
کے عذاب اور قیامت کی شدتیں پیاس کا صدمہ گرمی آفتاب کی مصیبتیں صراط پر سے گرا دوزخ
میں جلتا کھولتے ہوئے پانی کا پینا تھوڑا کڑوا دے کانٹے دار درخت کا کھانا تجدد عذاب کے لیے
ہر دن میں ستر ستر ہزار بار کھال کا بد لاجانا سانپ اور بچھو کا کاٹنا اور سوا اسکے ہر اطرطی آفتیں
خدا اور رسول خدا کے نافرمانوں کے لیے ہیں اور پچاؤ اسے اوس شخص کو ہو گا جو خدا اور رسول خدا کا
فرمانبردار پر ہو گا جب یہ آیتیں اور حدیثیں اور علما دین کی رویتیں سن چکے تھے واجب ہے کہ
جتنے کھیل ہیں سب کو چھوڑو اور قوبہ کرو نہیں تو خدا اور رسول خدا کا نافرمانی میں داخل ہو گے اور
قیامت میں بہت طرے عذاب دیکھو گے اور سوقت کا رونا پیٹنا کچھ کام نہ آئیگا گنجفہ شطرنج ہرگز
نہ سجاتیگا تیسری ہدایت نرو و شطرنج کے بیان میں قاضیوں میں لکھا ہے
کہ شطرنج میں مجملہ کے زیر سے ہے اور اسکو لغت مشہورہ میں مفتوح نہیں کرتے اور میں مصلح
سے بھی لغت ہے انتہی ہماری زبان میں فقط فتح شین مجملہ سے مستعمل ہے کسر دیا میں مصلح نہیں
بولتے چونکہ نزدیک قریب شطرنج کے ہے اسواسطے میں اسکو بھی شطرنج کے ساتھ بیان
کیا ورنہ مقصود اصلی فقط شطرنج کا بیان ہے معلوم ہو کہ جو حدیثیں مطلق کھیل کی نہایت
اور شاعت میں وارد ہیں وہ حکم اطلاق حرمت شطرنج اور نزد کو بھی مفید ہیں کہ مطلق جب
تک اپنے اطلاق پر باقی رہتا ہے اوسکا حکم ہر فرد تک پہنچتا ہے لیکن شارع نے چونکہ
بہت فساد نرو اور شطرنج میں ملاحظہ فرماتے خاص ہر فرد کو بھی منع فرمایا اور نہایت مرتبہ کی

کھیل میں با رحمت کی تو بھی وہ عبث اور لمبہ ہے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیل
مسلمان کا باطل ہے سوائے تین کھیلوں کے اپنے گھوڑے کو سکھانا اور اسپین تیر اندازی کرنا اور اپنی بی بی
دل لگی کرنا درختار کے ابتدائے کتاب خط و الاباقہ میں لکھا ہے دولت المسئلۃ ان الملاہی کلہا حرام لا
کی مسئلے نے اس بات پر کہ مقرر کھیل سب کے سب حرام ہیں اور اسی کتاب کے آخرین ہے و کہ کلہو
لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لہو المسلم حرام الا ثلثہ ملاعبہ اولیہا وادیہ بفرسہ و مناصلتہ بقوسہ یعنی مکر وہ
تحریمی ہے ہر کھیل واسطے فرمانے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کھیل مسلمان کا حرام ہے سوائے
تین کھیلوں کے ملاعبت اپنی بی بی سے اور سکھانا اپنے گھوڑے کا اور تیر اندازی اور قتاو اسے حمادیہ
میں ہے قال اہل السنۃ والجماعۃ ان کل ما کان من اللعوب فانہ یحرم حراما الی ان قال الا ثلثہ ملاعبۃ
الرجل امراتہ وملاعبتہ فرسہ ورمیہ کہا اہل سنت وجماعت نے کہ مقرر جس چیز میں کھیل ہو وہ حرام ہے
اسکے بعد کچھ اور چیزیں بیان کر کے کہا ہے سوائے تین کھیلوں کے کھیلنا مرد کا اپنی بی بی سے اور اپنے
گھوڑے سے کھیلنا اور تیر لگانا ملاعبہ منہ میں لکھا ہے بازی کردن بشرط نہ یا نہ چوڑیا یا نہ اندان حرام
و اگر در ان مال مشر و ط باشد قمار باشد و حرام قطعی و گناہ کبیرہ باشد و منکر حرمت آن کا فرما شد
و نیز لعوب پرانیدن یا جنگانیدن مرغ و مانند آن حرام است کھیلنا بشرط نہ یا نہ چوڑیا چوڑیا جو اسکے
مانند ہو حرام ہے اور اگر اوسمیں مال ہو تو جو اٹھ لگا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہو گا و اسکے
مستدام ہونے کا منکر کا فر ہو جائیگا اور کھیل کبوتر اڑانے یا مرغ لڑانے کا حرام ہے اور مضائقہ حساس
میں ہے من اللعوب الذی یحسب بیه ہو اللعوب بالحمام قال محمد رحمہ اللہ من یلعب بالحمام
و یتما مرغی جن کھیلوں کے سبب مواخذہ کیا جائے ایک اور نہیں کبوترون کا کھیل ہے فرمایا امام
محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سفلہ وہ ہے کہ کبوتر اڑانے اور جو اٹھیلے ان حدیثوں اور فقہ کی روایتوں
سے صریح سب کھیلوں کی حرمت ثابت ہے بشرط نہ یا نہ خواہ گنجفہ خواہ چوڑیا اب اگر کوئی کھیل مباح ہو تو
اوسکے واسطے حدیث شریف یا کتاب فقہ سے سند چاہیے میرا تمھارا کہنا فقط معتبر نہیں
جیسے تین کھیل کہ حدیث شریف میں مذکور ہو چکے یا جیسے قتاو امی عاملگیری میں لکھا ہے کہ
گرمیوں کے موسم میں جو انون کا خربوزوں سے کھیلنا مباح ہے اور حمادیہ میں لکھا ہے کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبوتر وقت میں لوگ یہ کھیل کھلتے تھے یا اور جو اوسکے مانند ہو اسے واسطے

سنہی دل لگی کرنے کے کہ یہ حق ہیں روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے یعنی تیر اندازی اور چوڑے
پر چڑھنا اور ڈانکودانا جمانا کاوے دینا اور جو روئے سنہی دل لگی چھیر چھا اور ست ہے سوا ان
چیزوں کے کوئی کھیل حلال نہیں اور روایت میں آیا ہے کہ لہو المؤمن حرام یعنی ہر کھیل مسلمان کا
حرام ہے ان حدیثوں سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جتنے کھیل ہیں وہ سب عموماً منع اور باطل
اور حرام ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو چیز اللہ کی یاد سے روکے وہ میسر ہے اور اسمیں
شہدہ نہیں کہ جو کھیل ہوا اسمیں غفلت اللہ کی یاد سے لازم ہے ایسے متوجہ کھیل کے ہوتے ہیں کہ
کچھ کسی چیز کی خبر نہیں رہتی خصوصاً جن کھیلوں میں سوچ اور فکر بہت ہو مثلاً نہ کھیلنے والوں کو دیکھا ہے
کہ نہایت استغراق سے بھوک پیاس بھول جاتے ہیں جو ستہ ضروریہ میں ہے اور کسی چیز کا کیا
فائدہ کھیلنے والوں کو اسکا اقرار ہے جو صاحب نصاب ہیں کبھی انکار کر نیکے اسید طرح اور کھیلوں میں
بھی غفلت ہوتی ہے کسی میں گم کسی میں زیادہ اس حدیث شریف کے موافق ایسے سب کھیلوں کا
حکم جوے کا حکم ہے اور جوے کا حال ابھی پہلی ہدایت میں سن چکے ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو نیک
حرام ہونے میں کتنی چیزیں ارشاد کی ہیں اور اسمیں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے روکتا
ہے اور دشمنی اور خصومت و لونین پیدا کرتا ہے اور بیشک کوئی کھیل ان دونوں باتوں سے
خالی نہیں کہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکنا اور خصومت کا و لونین پیدا کرنا دونوں جمع ہوا
ہیں جیسے گننے میں مثلاً کہیں فقط ایک ہی ہے اور مسلمانوں کو گالی دینا یا مہنسنا یا تھپا سہ یا آنکھ کے
اشارے بڑا کتنا سب حرام ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بزرگی مال اور بروی
مسلمان کی اس کے خون کی حرمت کے مانند ہے اور کعبے سے خطاب کر کے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
تجھ کو کس قدر بزرگی دی ہے لیکن مسلمان اور اوسکی جان و مال و آبرو کی بزرگی تجھے زیادہ ہے
اور کھیلوں میں ایسا کھیل کم ہو گا جس میں ایک کا دوسرے پر مہنسنا اور اوسکا بنانا اور عوام کمینہ
مزا جو نہیں کافی بھی دینا نہ ہوا ہو بلکہ جس کھیل میں قمار نہیں کھیلتے ہیں اکثر اوس میں مقصود یہی ہوتا ہے
اسوا سب کھیلوں سے احتراز اور بچنا لازم ہے فقہ کی کتابوں میں صراحت لکھا ہے کہ سب کھیل
حرام اور باطل ہیں سوا اسی تین کے جنکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہیں ہر ایسے میں لکھا ہوا ہے کہ لیاقہ و عفت
وقال علیہ السلام لہو المؤمن باطل الا الثلاث تاویب بفرسہ و مناضلہ عن قوسہ و ملا صبیح اللہ یعنی اگر

خدا محفوظ رکھے اور جو گناہ سمجھ کر کھیلنے میں فاسق وہ بھی ہیں اگرچہ کافر نہ ہوں اور انکی بات کا شرع میں اعتبار نہیں گواہی اور انکی مقبول نہیں شرع میں انکے ذلیل سمجھنے اور حقیر جاننے اور انکے پاس نہ بیٹھنے کا حکم ہے اور اگر وہ شخص کھیل کھلکرتے تکلف کھیلتا ہو تو ابانت کیواسطے غیبت اوسکی کرنا بھی درست ہے اور جو فاسق متعلق نہ ہو اوسکی غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اسی طرح بہت خرابیاں ایسے شخص کیواسطے ہیں اور قیامت میں جو جو خرابیاں ہوں گی اُنکا کیا حساب کچھ اسکا بیان چوتھی ہدایت کے آخر میں بھی آئیگا انتشار اللہ تعالیٰ خدا سے کریم مسلمان بھائیوں کو تو فو فیض نیک کاموں کی دے اور ایسے بڑے بڑے گناہوں سے بچائے آمین دو سرتی ہدایت بغیر بازی دے کھیلنے کے بیان میں جانا چاہیے کہ جتنے کھیل ہیں کیا گنجنے کا شرط ہے کیا پچھسی کیا چوسر کیا کعبتین کیا نزد حسب ام میں اسواسطیکہ اگر اوسمیں شرط بھی بدی گئی ہے تو وہ نص صریح سے بہت تاکید سے حرام ہوا ہے جسکا بیان پہلی ہدایت میں ہو چکا اور اگر شرط نہیں بدی تو وہ لہو و لعبت ہے اور لہو و لعبت بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ سناؤ سپر زجر و توبیخ فرمائی ہے جس چیز پر اللہ تعالیٰ جھڑکی کرے اوسکے کر نیوالے کا کیا حال ہوگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے تین چیزوں کے ہر کھیل اور ہر لعبت ہی فائدہ چیر کو منع فرمایا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انھیں تم انما خلقناکم لعبا و انکم الینا لاترجعون سو کیا تم خیال رکھتے ہو کہ ہم نے تم کو بنایا کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پھر نہ آؤ گے تفسیر بریضادی میں لکھا ہے یہ جھڑکی اور توبیخ ہے اور انکی غفلت پر یعنی جتنے لہو و لعبت ہی کیواسطے پیدا کیا کھیلنے کو نہیں تفسیر حسینی میں لطائف فشری سے نقل کیا ہے کہ لعبت کہتے ہیں ایسی چیز میں مشغول ہونیکو جو حق سے باز رکھے اور حالانکہ خدا تعالیٰ نے لہو و لعبت سے منع فرمایا اور نہ اسکا حکم فرمایا اور حدیث شریف میں آیا ہے ما ناس فی دوا الدومنی میں نہیں ہوں کھیل سے اور نہ کھیل مجھ سے یعنی مجھے کھیل سے اور کھیل کو مجھ سے کسے یہ کام علاقہ نہیں دوبا لتخفیف لہو و لعب کو کہتے ہیں فتا و اسے حمادیہ میں اس حدیث کو ہر کھیل کے حلال ہونیکے دلائل میں لایا ہے اور کہا ہے کہ یہ آیت اسپر دلیل ہے اور شکوۃ شریف میں عقیقہ بن عامر سے مروی ہے کہا او نہیں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ کل شیء لایہو لک باطل الا رمیہ بقوسہ و نادیہ فرسہ و ملاعبۃ امراتہ فانہن حق رواہ الترمذی و ابن ماجہ جو چیز کہ اوس نے کھیلتا ہے مرد باطل ہے سوائے تیر اندازی کے اور اپنے گھوڑے کے سکانیکے اور اپنی بی بی سے

۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

وسلم نے منع فرمایا شراب اور جوہ اور کوہ اور غیر اسے غیر ایک قسم کی شراب کو کہتے ہیں کہ چینی سے بنتی ہے پہلی حدیث کو شعب الایمان بہیقی اور دوسری حدیث کو سنن ابوداؤد سے مشکوٰۃ شریف میں نقل کیا ہے اور اجماع است کا اسپر ہے کہ کھیل کھیلنا بازی بدکر حرام ہے کوئی کھیل شو شرط نہ خواہ گنجفہ خواہ نزد خواہ اور کوئی تفسیر احمدی میں ہے فال حاصل ان اللعب بالقمار ای لعب کان حرام بالاجماع پس حاصل یہ ہے کہ کھیل ساتھ ہرجیت کے کوئی کھیل ہو حرام ہے سب علماء است کے نزدیک

اور ہر ایسے میں ہے وکیرہ اللعب بالشطرنج والردوالاربعة عشر وکل لہو لانه ان قام بہا فانیس حرام بالنص و ہوا تم کل قمار یعنی حرام ہے کھیلنا شطرنج کا اور نرد کا اور اربعہ عشر کا اور جو کھیل ہو اسو اسطیکہ اگر بازی بدکر کھیلنا ہے ان کھیلوں کو تو میس حرام ہے صریح آیت قرآن شریف میں ہے اور میس ہرجیت بازی بدی ہوئی کا نام ہے جانا چاہیے کہ عبارت ہدایہ میں کہ امت سے کہ امت تحریمی یا حرمت مراد ہے اسو اسطیکہ ذلیل حرمت کی بیان کی ہے اور دلیل میں حرام کے لفظ کا اطلاق کیا ہے اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہا مجاہد نے جو اسب حرام ہے یہاں تک جو اخروٹ سے کھلتے ہیں وہ بھی مسئلہ جو شخص بازی بدکر کھیل کھیلنا ہے شطرنج ہو خواہ گنجفہ خواہ اور کچھ اسکی حدت ساقط ہو جاتی ہے یعنی شیعہ شریف میں اسکی بات کا اعتبار نہیں رہتا اور اسکی گواہی کسی حدت میں قبول نہیں کی جاتی یہ مسئلہ ہدایہ و عالمگیری میں ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہرجیت سے شطرنج گنجفہ وغیرہ کوئی کھیل کھیلنا کناہ کبیرہ ہے اور کناہ کبیرہ کزنیوالیک شیعہ میں اعتبار نہیں نہ اسکی گواہی سنی جاتی ہے نہ اسکی عزت و توقیر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان جبار کم فاسق بنبا بینوا اگر کناہ کبیرہ کزنیوالا کوئی خبر تمہارے پاس لائے تو تم تلاش کرو یعنی فقط اسکے کہنے پر اعتبار کرو اپنے طور پر تحقیق کرو حاصل یہ ہے کہ شرط بدکر کھیل کھیلنا ایسا جبر است کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بت پوچھنے اور شراب پینے کے ساتھ میں منع فرمایا اور بہت طرح سے اسکے چھوڑنے کی تاکید کی اور حدیثوں میں بہت مذمت اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور صاف صاف اسکو حرام فرمایا اور اسی پر تمام امت کا اجماع ٹھہرا اسکے حرام ہونے میں کسی طرح کا شبہ نہیں قطعاً حرام اور کناہ کبیرہ ہے جیسا شراب پینا سور کھانا ہے اوسیطر ہرجیت کرنا ہے منکر اسکی حرمت کا یا حلال جاننے والا یا خفیفاً اور ہلکا سمجھنے والا اسکا قطعاً کافر ہو اسکا سوا کونہ کے کہیں ٹھکانا نہیں

صورت خاص کو کچھ دخل نہیں اسید واسطے صاحب کشف نے سورہ بقرہ کی آیت کے ذیل میں لکھا ہے
 نزد اور شرط پنج حکم میسر میں ہیں اور تفسیر زاہدی میں سورہ بقرہ کے آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نزد اور
 شرط پنج اور کعب اور کھیل لڑکون کا اخروٹ سے اور جو با حمت ہے سب قمار اور جو اسے اور شرط
 بدناگر ایک طرف سے ہو تو اسکی رخصت ہے یہ پہنچنے تفسیر احمدی سے نقل کیا ہے کہ میں مجمل کو مفصل
 کر دیا ہے اور یہ جو کہا ہے کہ شرط ایک طرف کی رخصت ہو اسکے یہ معنی نہیں کہ شرط پنج وغیرہ میں بھی رخصت
 اور درست ہے اس واسطے کہ سوا سے تین کھیلوں کے جو حدیث شریف میں آچکے ہیں اور عقرب ہم
 اوکی تفصیل کرتے ہیں جتنے کھیل ہیں سبکے سب حرام ہیں شارع او میں شرط بدنی کی اجازت کس طرح
 سے دیکھا بلکہ معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر شرط ایک طرف کی اور چند وغیرہ ہو جو جائز ہیں تو درست ہے جیسے گھوڑے
 دوڑانے یا اونٹ دوڑانے یا تیرگانہ میں اور مانند اسکے پس اگر زید نے عمر سے گھوڑے دوڑانے
 میں اس طرح شرط بدی کہ اگر زید آگے بڑھے جائے تو عمر و اسکو اتنا دے اور اگر عمر و بڑھے جائے تو زید اسکو
 کچھ دے یہ صورت ہے اگر شرط کی اور درست ہے اور اسکی درستی کے یہ معنی ہیں کہ اگر زید آگے
 بڑھ گیا اور جو کچھ مقرر ہو تھا وہ عمر و سے لے لیا تو زید کو لینا حلال ہے یہ نہیں کہ زید کا او سچ حق بات
 ہو گیا یہاں تک کہ اگر زید قاضی کے ٹکے میں جا کر دعویٰ کرے اور عمر و دینے سے انکار کرے قاضی کو حکم
 دانا یہ کہ نہیں پہنچتا یہ مسئلہ عینی شرح کنز اور فتاوا عالمگیری میں ہے اس طرح اگر دو طالب علم آپس میں
 کچھ اختلاف کریں اور استاد کو حکم ٹھہرائیں یا زمین سے ایک دوسرے سے یہ کہے کہ اگر قول میرا صحیح نکلا تو تیرے
 مجھے اتنا دے گا اور اگر میرا قول صحیح ہو تو میں تجھے کچھ نہ لوں گا یہ بھی درست ہے اور اگر یہ کہا میں بھی تجھے
 لوں گا تو جائز نہیں یہ مسئلہ عالمگیری اور در مختار میں ہے مسلمانو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی تاکید سے
 جوے اور شراب کو منع فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والی کو بت پونجے والے
 سے تشبیہ دی ہے اور جب جوے اور شراب کا ایک ساحل ہوا تو جوے کھیلنے والی کو بھی مانند بت
 پونجے والی کے سمجھا جاتا ہے اور حدیث شریف میں ابن عباس کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ تعالیٰ حرم الخمر والمیسر والکوبہ مقرر حرام کیا اللہ تعالیٰ نے شراب اور
 جو اور کوبہ کو کوبہ بعضوں کے نزدیک چھوٹے قمار سے کہتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک نزد کو اور اس
 کی روایت سے آیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخمر والمیسر والکوبہ والغیر المقرر نہی صلی اللہ علیہ

پلیدی اور ناپاکی اور جو پلید ہے حرام ہے چوتھے انکو شیطان کا کام فرمایا یعنی شر محض میں پس پرہیز اس سے واجب ہے پانچویں حکم پرہیز کا گلیا انکی ذاتوں سے یعنی انکا پینا اور کھینا کیسا نفس شراب اور جو سے کے پاس بھی نجاؤ چھٹے انکے پرہیز کو امید رستگاری کا سبب ٹھہرایا اور جس چیز سے بچنے میں امید فلاح اور بہبود ہو وہ مقرر منع اور حرام ہے سنا توین فرمایا کہ سبب دشمنی اور عداوت کا ہے اور جو سبب ہو مسلمانوں دشمنی اور خصومت پڑے گا وہ حرام ہے آٹھویں فرمایا کہ روکتے ہیں یا خدا سے اور جو چیز یا خدا سے روکتی ہے حرام ہے نوین فرمایا کہ روکتے ہیں نماز سے اور نماز سے روکنوالی چیزیں ہم پر دسویں حکم باز ہر کافر یا صیغہ استفہام کو امر کے مقام میں اختیار فرمانا نہایت بلغ اور مفید کمال تاکید کو ہے گویا یہ فرمایا منع کرنا اور ڈرنا شراب اور جو سے سے نہایت مرتبہ کو سپونجا اور عذر سبب منقطع ہو چکا ہے باز آگے آیا اب بھی وہی کام کیے جاؤ گے پہلی آیت میں انصاب و راز نام کا بھی ذکر فرمایا اور دوسریں فقط خمر اور میسر کا اعادہ کیا اسوا سطلی کہ مقصود بیان سے یہی دو چیزیں ہیں کہ یہ خطاب ہو مسلمانوں اور مسلمان اس وقت میں انھیں کا ارتکاب کرتے تھے اور پہلی آیت میں انصاب اور راز نام کا ذکر اسلیے فرمایا کہ شراب اور جو امر مت اور عبادت میں مانند بت پرستی کے ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے شاربا لحمر کوا بالوشن پیئے والا شراب کا مانند بت پرستی کے ہے والیکے ہے اور امید کی یا میں نماز بھی داخل تھی باوجود اسکے اوسکو جہا بھی بیان فرمایا اس اشعار کیواسطے کہ نماز کی بزرگی سبب ذکر میں زیادہ ہے اور نماز ستون دین کا اور فارق کفر و اسلام میں ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو روکنے والا نماز کا گویا کہ روکنے والا ایمان کا ہے جب یہ آیت اس تاکید سے نازل ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا انتہینا انتہین یعنی باز آئے ہم باز آئے ہم یہاں تک تفسیر فیضاوی اور تفسیر احمدی کا خلاصہ تھا اس آیت سے جو ہے کا حرام ہونا قطعاً ثابت ہے کیسکوا انکار کی جگہ نہیں جو کوئی شراب یا جو سے کے حرام ہونیکا انکار اور انکے حلال ہونکا اعتقاد کرے وہ بلاشبہ کافر ہے اسلیے کہ منکر نص قطعی کا ہوا اور منکر نص قطعی کا بالاجماع کافر ہے میسر میں نقطہ شرط بدکار جہیت ہوتی تھی اسلیے شرط نزع اور مرد اور جو سپر اور نجفہ اور بچپسی اور کعبتین اور مثل انکے کھیل کہ شرط بدکار کھیلنے میں وہ سب حرام ہیں بلکہ اس علت سے قطع نظر کیجیو تو عبادۃ النص سے بھی انکی حرمت ثابت ہو اس سبب سے کہ میسر بھی حرام ہے نہایت یہ کہ اسکی ایک صورت خاص تھی جو اور بزرگی لیکن

اوسمیں سے کچھ نہیں کھاتے تھے اور اوسکے کھیلنے اور اوسمیں شریک ہونیکو فخر و زبر کی سمجھتے تھے جو ایز
داخل نہوتا اوسکی مذمت کرتے یہ طریقہ عرب کے جوئے کا تھا ہندوستان میں جو طرح اور کھٹے اور پھسی
اور چوسا اور کعبتین وغیرہ میں ہار جیت کرتے ہیں وہ بھی اسی حکم میں ہے آگے انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت
تفصیل سے لکھیں گے مقرر ہو حضرت عمر اور معاویہ بن جبل اور اصحابہ کرام فحش شراب اور میسر کی برا
اور قبا حتمین دیکھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا بہین فتویٰ چاہا یہ آیت سورہ نور
کی نازل ہوئی لیسوا نکل عن الخمر والیسیر قل فیہما الاثم والکبر و منما لکنما و انما الکفر نفعہما تجسے جو پھر
ہیں حکم شراب کا اور جو کا تو کہ انہیں بڑا گناہ ہو اور فائدہ سے بھی ہیں لوگوں کو اور انکا گناہ فائدہ سے بڑا ہو
گناہ شراب کا اس سبب سے کہ اس سے عقل جاتی رہتی ہے پھر فرض اور واجب چیزیں فوت ہو جاتی ہیں
اور حرام اور ممنوع افعال سرزد ہوتے ہیں اور فائدہ اسکا بھضم کرنا کھانے کا اور پیدا کرنا تو اضع اور
جو دکا اور گناہ میسر کا بھی اس سبب سے کہ نماز فوت ہوتی ہے مال ضائع ہوتا ہے وقت عزیز برباد ہوتا
اور فائدہ اوسکا مال کا ملنا جی کا لگنا غرابا اور فقر سے تنگی کا رفع ہونا لیکن مفاسد اور فواحش جو انکو
کرنے سے پیدا ہوتے ہیں وہ ان فائدوں سے بہت بڑے ہیں اس آیت کے اترنے سے اکثر
صحابہ نے شراب پینا اور جو اکیلنا چھوڑ دیا لیکن بعض جو یہ سمجھے کہ حرمت خمر اور میسر کی ذاتی نہیں
فقط ان مفاسد سے ہے اور انھوں نے پھر پڑا اور میں یہ آیت سورہ مائدہ کی اوتری یا ایہا الذین امنوا انما الحرام
والکبیر الا نصاب و الا نزلناکم خبر من علی الشیطان و اجتنبوا لعلکم تفلحون یا ایہا الذین امنوا
ان یؤتیکم العدا و ق و البغضاء فی الخمر و المیسر و ما یصل بینکم عن کمال اللہ و کمالہ فاعلم انما مستحون ان ایمان والو یہ
شراب اور جو اور بت اور پانسو گندہ کو کام میں شیطان کے سوا سے بھی رہو شاید تمھارا بھلا ہو
یہی چاہتا ہے شیطان ڈالو تم میں دشمنی اور بر شراب اور جو سے اور روکے تمکو اللہ کی یاد سے اور
نماز سے پھر اب تم باز آؤ گے شراب کے باب میں چار آیتیں چار بار اور ترین یہ آیت پچھلی ہے اوسمیں
شراب اور جو کو چھوڑ نیکی بہت طرح سے تاکید فرمائی پہلے یہ کہ شروع لفظ انما سے کیا جو مفید جھڑک دینا یعنی
شراب اور جو اور بت اور پانسو پلیدی ہی ہیں گویا انکے اوصاف پلیدی میں منحصر ہیں سوائے پلیدی
اور گندگی کو انہیں اور کچھ نہیں پس ایسی چیز سے جو پلیدی ضرور پر ہنر چاہیے و وسوسہ کہ انھیں انصاب اور
ازلام کو ساتھ کر فرمایا یعنی حرمت اور خباثت میں مانند قبول پانسو کو ہیں تیسری آیت میں جس فرمایا یعنی

لوگ ۱۲ سورہ بقرہ سیدہ ۱۲

لوگ ۱۲ سورہ مائدہ سیدہ ۱۲

عبداللہ عیسیٰ

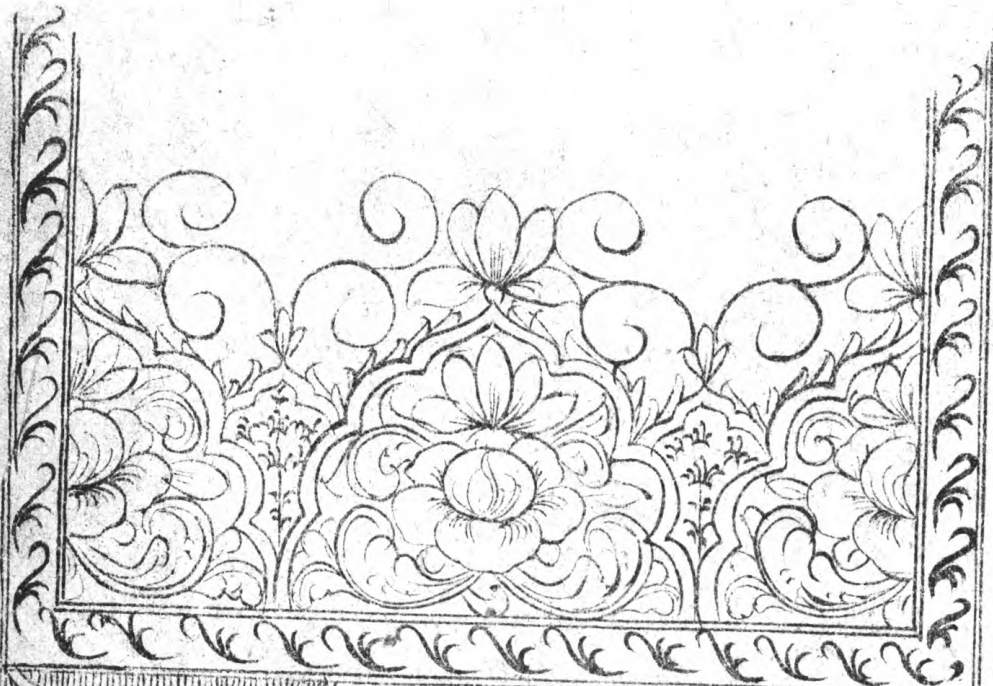
کتابخانه آستان قدس

اس پر کہ شرائع پر پھنسا کفر ہے نفوذ بالمذہب دین کی بات میں ظاہر و باطن باادب رہنا ضرور ہے مسئلہ جو لوگ دین کی باتوں پر ہنستے ہوں ان کی صحبت میں بیٹھنا بہت برا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی صحبت سے کنارہ رکھیں اور ان کو برا جانیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَإِذَا كُنْتَ لِلْعَنِيتِ بِخَوَاصِّهِمْ فَاعْرِضْ عَنْهُمْ** حتیٰ بخو و اخصیث غیرہ **وَأَمَّا نِيسِيَتُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ** مع القوم الظالمین اور جب دیکھو وہ لوگ کہ بدترین ہماری آیتوں میں تو افسے کنارہ کر جیتک بکنے لگیں اور کسی بات میں اور اگر سہلادے تجھ کو شیطان یہ حکم تو نہ بیٹھ بعد یاد آنے اس حکم کے بے انصاف قوم کے ساتھ ہمارے استاد والا ستاد مولانا شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ فلا تقعد الایہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں نہ بیٹھ بعد نصیحت کے بے انصاف قوم کے ساتھ یعنی جب جاہل دین پر عیب پکڑیں اوس مجلس سے چلا جاوے اور اگر خطرہ ہو کہ باقونین مشغول ہو کر وہاں سے جانا محصل جاوے تو سواے نصیحت کے وقت ان میں بیٹھنا ہی موقوف کرے مسلماٰ نو نیکو لازم ہے کہ حتیٰ الوسع گناہوں سے بچا کریں اور اگر اچھا نام شامت نفس سے مبتلا ہوں تو اوس سے نا دم و بیاں ہو کر جلد توبہ کریں تو امید بخشش کی ہوا صراحت و امت نکرین اور لہکانہ سمجھیں کہ ہمیں بہت خرابیاں ہیں پہلی ہدایت شرط پڑنے اور بازی بدر کر کھیلنے کے بیان میں جانا چاہیے کہ عربی میں ہار جیت کر نیکو مقامہ اور تقار اور قمار کہتے ہیں اور میسر بھی میسر مصدر میسر ہے مثل موعد کے ماخوذ میسر سے کہ آسانی اور سہولت کو کہتے ہیں قمار میں مال غیر کا آسانی سے ہاتھ لگتا ہے اس واسطے قمار کو میسر بھی کہتے ہیں عرب کے قمار کا طریقہ زمانہ جاہلیت میں یہ تھا کہ اونچوں نے دس تیر بے گانسی کے ہزار کھ کھ سات پر خطوط تھے اور تین خالی جس پر ایک خط تھا اوس کا ایک حصہ فرض کر کر کھا تھا اوس کو فائدہ نہ تھا اور دو خط والیکو تو ام اس کے دو حصے تھے اور تین خط والیکو قریب اس کے تین حصے تھے اور چار خط والیکو مجلس اس کے چار حصے تھے اور پانچ خط والیکو ناس اس کے پانچ حصے تھے اور چھ خط والیکو اسل اس کے چھ حصے تھے اور سات خط والیکو معنی اس کے سات حصے تھے اور تین خالی کو اغفال کہتے تھے اون کا کچھ حصہ نہ تھا ان میں سے ایک کا نام سفیع تھا اور ایک کا نام نیج اور ایک کا وعدہ قمار کرتے ایک تھیلی میں دسوں کو ڈال کر خوب ملا کر ایک معتبر آدمی کو حوالہ کرتے وہ اپنا ہاتھ تھیلی میں ڈال کر نام بن نام ایک ایک تیز نکالتا تے حصے والا جس کے نام نکلتا اس کے اتنے حصے ہوتے اور جس کے نام خالی نکلتا اس کو کچھ نہ ہوتا اور ان سب حصوں کو جمع کر کے فقر و مساکین کو تقسیم کرتے تھے آپ

ایسی جگہ کتاب ملے گا کیا احتمال جس سے استنباط کیا جائے لیکن بعض ضروری کتابیں جو اپنے ساتھ ہیں یا جو کچھ کہ خزانہ حافظہ میں محفوظ ہے اور سے پیش نظر رکھا اور اعانت معین حقیقی پر تکیہ کر کے قلم ہاتھ میں لیا اللہ تعالیٰ توفیق صواب کی دے اور مسلمانوں کو اس سے نفع بخش جو کہ بہت عجلت سے تین دن میں ان فوائد ہدایت آمود کو لکھا نام اسکا عجاہ ہادیہ رکھا اور ایک مقدمہ چار ہدایت ایک خاتمے پر مرتب کیا متعدد میں گناہ کے ہلکا سمجھنے اور اوس پر مداومت کرنے اور مسئلہ شرعی پر پیشگی گفتگو ہے پہلی ہدایت میں بازی بد کر کھیلنے کا بیان ہے کوئی کھیل ہو دو مسری ہدایت میں ہر کھیل بغیر بازی بے ہوشے کا ذکر ہے تیسری ہدایت میں فقط نرد و شطرنج کا حال ہے چوتھی ہدایت میں بالخصوص گنجنے کی ممانعت ہے اور خاتمے میں دو ارشاد میں پہلی ارشاد میں بڑی بات بتانے اور اسکے شریک ہونے اور چوتھی قدرت کے اوس سے نہ روکنے کا خطاب دو مسری ارشاد میں اچھی بات بتانے اور بُری خبر سے روکنے کا ثواب اب مطلب ہے شروع کرنا ہون موقوف حقیقی سے دست بدعام ہون مقدمہ ہمارے زمانے میں اکثر جاہل ہے احتیاط مسئلہ شرعی خلاف اپنی طبیعت کے شکر ہنسی سے کچھ بیہودہ کہتے ہیں اور لہو و لعب کو کیا شرط نہ کیا گنجد وغیرہ بہت خفیف مثل مہلج کے سمجھتے ہیں اسلئے یہ مناسب معلوم ہوا کہ اصل مقصود کے شروع سے پہلے کچھ احکام استخفاف شرع وغیرہ گئے بیان کیے جائیں تاکہ لوگ اپنی زبان روکین بیہودہ نہ بکا کرین جانا چاہیے کہ جس طرح گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے اس طرح گناہ کو خفیف اور ہلکا سمجھ کر کرنا بھی کفر ہے اس واسطے کہ جس امر کو شارع نے حرام فرمایا ہے اسکو حلال بلایا سمجھ کر کرنا شارع کے جھٹلانیک کی نشانی ہے جیسا عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے گناہ صغیرہ اصرار اور مداومت کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے چہ جائے کہ گناہ کبیرہ پر کسیکو اصرار اور مداومت ہو اصرار اور مداومت کے یہ معنی ہیں کہ آدمی گناہ کو ہمیشہ کرتا رہے اوس سے توبہ واستغفار نہ کرے مسئلہ مسائل شرعیہ پر ہنسنا بھی کفر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنَّ اللّٰهَ وَاَيُّهَا وَرَسُولُهُ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ تَعْلٰی وَاَنْتُمْ تَعْلٰی اَیُّکُمْ قَوْلُکُمْ کَیَا اللّٰهَ سے اور اوس کے کلام اور اوس کے رسول سے ٹھٹھ کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم کافر ہو گئے ایمان لا کر دیکھو اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کو ہنسی پر مرتب فرمایا یعنی سببت ٹھٹھے اور ہنسی کے کلام خدا اور رسول خدا پر ان کو کہا کہ بعد ایمان لائیکے کافر ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی دین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر ہو وہ کافر ہے تفسیر احمدی میں لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے

۴
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
السلام

ساوہ لوحون کے دلوں کو نقوش رنگا رنگ سے بہکایا ہے انہیں آفتون سے شطرنج و گنبد ہے کہ ایک عالم اوسمیں مبتلا ہے مباح جان کر بے تکلف یہ کھیل کھیلے ہیں جنہیں آناہیں وہ علم کی طرح اچھا سمجھ کر شوق سے لے سکتے ہیں غضب یہ ہے کہ ایسے بڑے بڑے گناہوں کو بربلا کرتے ہیں اور اوسکے کمال کو بابتہ فخر جانتے ہیں اور اشتغال اور مداومت کے سبب سے بڑے بھاری گناہ کو بہت ہلکا سمجھتے ہیں اور اگر سناہ شریعی اوسکے رومیں اونسے کہسا جاسے تو اوسکی اہانت کرتے ہیں بعضے ہنسی پر ٹال دیتے ہیں اور بعضے مولویوں کی مذمت کر کے کہتے ہیں کہ جس چیز میں ہمارا جی لگتا ہے مولوی لوگ اوسکو سہرا کر دیتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ گناہ کے ظاہر اور برہا کرنے میں دوسرا گناہ ہے اور گناہ کبیرہ کو ہلکا جاننا یا شیعہ کی اہانت کو ناپا محرمات کو حلال اور اچھا اعتقاد کرنا یا علمای دین کو اونسکے علم کی راہ سے برا کہنا کفر ہے جبکہ کچھ خوف خدا بھی ہے وہ چپ رہتے ہیں اور جنکی طبیعت میں کچھ زیادہ صلاحیت ہے وہ ناوم ہو کے کہتے ہیں کہ میں چھوڑنیکا قصد کرتا ہوں مگر چھٹ نہیں سکتا حالانکہ اگر دنیا کا کوئی حاکم ذرا اشارہ کرے یا کچھ طمع دے یا ڈرائے تو اوسے چھوڑ دین اور حاکم حقیقی جل شانہ جسکے قبضہ قدرت میں تمام عالم ہے اور اوسکے عذاب سے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں اوسکے صاف صاف کہنے اور صریح منع کرنے کو خیال میں نہیں لاتے ہیں اور جو اوسنے وعدے بہشت اور وعیدات دوزخ کے کیے ہیں وہ سب بھول جاتے ہیں بلکہ فو بہت شرم کی بات ہے کہ تم مسلمان کہلاتے ہو اور خدا اور رسول خدا کا کہنا نہیں مانتے کیا تمھارا نزدیک خدا اے تعالیٰ جل جلالہ حکام دنیا سے بھی کم ہے کہ انکے کہنے کو فوراً بجالا دے ہو اور مالک دوجہان کے فرمانے میں صبر و عذر نہ موقوف پیش کرتے ہو خدا کے غضب سے ڈرو گناہ تمھارے ان جیلوں کو نہیں جانتا یا تمکو سزا نہیں دے سکتا بعضے کہتے ہا علم سے مبرا کہتے ہیں کہ شطرنج تو امام شافعی صاحب کے نزدیک درست ہے اسلیے ہم کھیلنے میں اور بعضے ہمارے اپنی جہل کا عذر کرتے ہیں اسواسطے اس مہمچدان سرابا عصیان محمد بن عبدالحج اسیدالاحمد الحسنی الواسطی البکری کو خیر خواہی مسلمان بھائیوں کی سپر لائی کہ جو شطرنج و گنبد وغیرہ کو باب میں وارد ہو قرآن شریف وحد شریف اور فقہ کی کتابوں سے نکال کر جدا گانہ جمع کروں اور عامیوں کی شبہ کو جو شطرنج کو باب میں کرتے ہیں دفع کروں ہر چند سازسی محنت ہو میں ایسی کو ردہ میں دروہوں جہاں لوگ الف کو نام دے بھی نہیں جانتے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب نام خدا ہو زیر عنوان پڑا تا قبول ہوں نمایان پدیا رب قبول ہو یہ نام پڑا کو کو کو عمل ہو اس پر اسان
 الہی ہزار ہا شکر تیری درگاہ میں کہ تو نے ہر کوئی صراط مستقیم کا بتایا اور پلید اور خبیث چیزوں کو ہم پر
 حرام فرمایا جو چیزیں تیری یاد سے روکنے والی ہیں اور شے روکا اور عبث اور زیوہ کا مون سے منع کیا
 اور ایسا نبی رحمت سے اپنا شفقت ہماری ہدایت کو بھیجا کہ اس سے اپنے نفع پر ہمارا نفع مقدم سمجھا جائے
 ہمارا فائدہ دیکھا تقید سے اس کا حکم فرمایا اور جس میں کچھ بھی نقصان تھا اس سے نہایت تاکید سے منع کیا
 فطرت شکر اس کا مثل تیرے شکر کے پھر حرف کیا کوئی زبان ان کر سکے پھر منہ نہیں خلمے کا جو کچھ خدا
 پائون اس واد میں ہوتے ہیں قلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 اسکے مسلمان بھائیوں پر ظاہر ہو کہ اس وقت قرب قیامت میں طرح طرح کی برائیاں زمانے میں پھیلی
 ہیں علم اور علما دنیا سے اٹھے جاتے ہیں جہل کا گرم بازار ہے علم کے سیکھنے میں کوشش کرنا
 ان کو ان کے نزدیک عار ہے جو چھوٹا دغا باز فسق و فجور میں مبتلا اجلسا زما کر ہے ان کے نزدیک وہی ہوتا
 ہو شہار ہے مکر وہ مشتبہ کیسا کفر و حرام کے کرنے میں اندیشہ نہیں کرتا و فرخ کی بھڑکتی ہوئی آگ
 بھول گئے کچھ بھی خدا سے نہیں ڈرتے دین کی آفتو کو شیطان نے خوب نیت دیکھ لیا ہے پڑا



Risala Shatranj

ابو خدا جہاں خاں شہزادہ کی توفیق سے

شطرنج و گنجیفہ وغیرہ بازی بدکردار و غیر بازی بدی کیلئے کے احکام معنی

رسالہ شطرنج و گنجیفہ

موسم بہ

عجائب الادب

تالیف شریف تصنیف لطیف جامع لانا مولوی فطیس محمد عبد السلام رامی طلاس

مکتبہ ملی مشرقی کتب خانہ کتب خانہ مطبوعہ طباطبائی

Pisāla~~h~~-ē-shaṭranj.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Abdul Kishore.

